# صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 25 فروری 2010ء بمطابق 10 ربیع الاوّل 1431 ہجری چار بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

أَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِدُلُوكِ ٱلشَّمۡسِ إِلَىٰ غَسَقِ ٱلَّيۡلِ وَقُرۡءَانَ ٱلۡفَجۡرِ إِنَّ قُرۡءَانَ ٱلۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُودٗا O وَمِنَ ٱلَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهِۦ نَافِلَةٗ لَّكَ عَسَىٰٓ أَن يَبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامٗا مَّحۡمُودٗا O وَقُل رَّبِّ أَدۡخِلۡنِي مُدۡخَلَ صِدۡقٖ وَأَخۡرِجۡنِي مُخۡرَجَ صِدۡقٖ وَٱجۡعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلۡطَٰنٗا نَّصِيرٗا O وَقُلۡ جَآءَ ٱلۡحَقُّ وَزَهَقَ ٱلۡبَٰطِلُۚ إِنَّ ٱلۡبَٰطِلَ كَانَ زَهُوقٗا O وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلۡقُرۡءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٞ وَرَحۡمَةٞ لِّلۡمُؤۡمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارٗا۔

(ترجمہ): آفتاب ڈھلنے کے بعد سے رات کے اندھیرے ہونے تک نمازیں ادا کیا کیجیئے اور صبح کی نماز بھی بے شک صبح کی نماز (فرشتوں کے) حاضر ہونے کا وقت ہے۔ اور کسی قدر رات کے حصے میں سو اس میں تہجد پڑھا کیجیئے جو کہ آپ کیلئے زائد چیز ہے امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود میں جگہ دے گا۔ اور آپ یوں دعا کیجیئے کہ اے رب مجھ کو خوبی کے ساتھ پہنچائیو اور مجھ کو خوبی کے ساتھ لے جائیو اور مجھ کو اپنے پاس سے ایسا غلبہ دیجیو جس کے ساتھ نصرت ہو۔ اور کہہ دیجیئے کہ حق آیا اور باطل گیا گزرا ہوا (اور) واقعی باطل چیز تو یونہی آتی جاتی رہتی ہے۔ اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفا اور رحمت ہے اور ناانصافوں کو اِس سے اُور الٹا نقصان بڑھتا ہے۔

## نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور'، ظاہر شاہ صاحب، سوال نمبر 529۔

* 529 ۔ جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیاوزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ایف ڈبلیواو(فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن) نے شاہراہ قراقرم تعمیر کی ہے;

(ب) آیایہ درست ہے کہ سڑک کی تعمیر کیلئے لوگوں سے زمین حاصل کی ہے;

(ج) آیایہ درست ہے کہ سڑک کی تعمیر کیلئے دندئ پل سے لیکر پنہ یار لاہور بشام تک استعمال کی گئی زمینوں کا بعض لوگوں کو معاوضہ دیاگیاہے اور بعض لوگوں کو معاوضہ نہیں دیاگیاہے، نیزاس سلسلے میں ان کیلئے ایوارڈ بھی تیار کیاگیاہے;

(د) اگر(الف)تا(ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جن لوگوں کو معاوضہ دیاگیاہے اور جن کو معاوضہ نہیں دیاگیاہے توان کی علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت بقایالوگوں کو معاوضہ دینے کاارادہ رکھتی ہے؟ تفصیل فراہم کی جائے۔

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ(وزیر مال واملاک): (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) سابق ڈپٹی کمشنر سوات / شانگلہ کے دستیاب کردہ ریکارڈ کے مطابق دس لوگوں کو معاوضہ دیاگیاہے لیکن جن لوگوں کو معاوضہ نہیں دیاگیاہے، ان کیلئے 30,59,845/93روپے درکار ہیں۔اس ضمن میں محکمہ مال صوبہ سرحد نے ایف ڈبلیو او (فرنیٹئر ورکس آرگنائزیشن) والوں سے رقم کی فراہمی کیلئے خط 8آٹھ اپریل2009 کوارسال کیاہے اوراسی سلسلے میں مورخہ 18آٹھارہ اپریل2009 کومتعلقہ محکمہ کے ساتھ سینیئر بورڈ آف ریونیو صوبہ سرحد کی سربراہی میں ایک میٹنگ بھی ہورہی ہے جونہی مذکورہ رقم فراہم کی گئ تومتعلقہ متاثرین / زمینداروں میں تقسیم کی جائے گی۔

جناب سپیکر: سپلیمنتری سوال پکښے شته دے جی؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جی سر۔

جناب سپیکر: جی، بسم اللہ کریں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر، انہوں نے میرے سوال کا جواب دیا ہے اور میں نے ان سے جز نمبر (د) اور جز نمبر (ج) میں پوچھا ہے کہ "جن لوگوں کو معاوضہ دیا گیا ہے اور جن لوگوں کو معاوضہ نہیں دیا گیا تو ان کی علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت باقی لوگوں کو معاوضہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے"؟ تو سر، انہوں ان کی ڈیٹیل بھی نہیں دی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے انکو خط لکھا ہے تو یہ میری پانچویں دفعہ ہے اور جب سے میں اپنے حلقے سے Elect ہو کر آیا ہوں تو ہر دفعہ میں سوال پوچھتا ہوں اور مجھے جواب دیا جاتا ہے کہ ہم نے خط لکھا ہے اور ابھی تک اس خط کا جواب نہیں آیا۔ میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے، اس پر باقاعدہ محکمے والوں کو بلایا جائے اور یہ تقریباً تیس پینتیس کلو میٹر روڈ شاہراہ قراقرم پر ہے جو چین کے ساتھ ملا ہوا ہے تو ان میں دس لوگوں کو Compensation ملی ہوئی ہے اور باقی لوگوں کو نہیں ملی ہے، تو پورے محکمے کو بلایا جائے اور وہاں شانگلہ سے ڈی سی او وغیرہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: پانچویں دفعہ آپکو یہی جواب ملتا ہے؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: یہی جواب ملتا ہے کہ ہم ان کو خط۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میں کچھ 'چل ول' ہے یا ان میں ہے؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جی، سر؟

جناب سپیکر: مرید کاظم شاہ صاحب! اس بے چارے کی پانچویں مرتبہ ہے اور یہ سوال پوچھتا ہے، جب پانچ دفعہ سلیکٹ ہو کر آیا ہے اور یہی جواب ہے۔

وزیر مال و املاک: سر، ہم نے ہر دفعہ Reminder دیا ہے لیکن محکمے والے کو ورکس کے پیسے دینے ہیں، ہم نے منسٹری کمیونیکیشن کو بھی لکھا ہے لیکن ان کی طرف سے کوئی رسپانس نہیں آرہا ہے لیکن اگر اس کا اور کوئی طریقہ کار ہے تو ہمیں بتائیں۔ ابھی بھی 23 تاریخ کو ہم نے ان کو Reminder دیا ہے کہ بھئی اسکا جواب دیا جائے لیکن ادھر سے کوئی رسپانس نہیں مل رہا ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ ان کی۔۔۔۔

(شور)

جناب عنایت اللہ خان جدون: سر، میری تجویز ہے کہ یہ کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ظاہر شاہ صاحب! آپ کیا سمجھتے ہیں؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: اس میں یہ ہے کہ محکمے والوں کو بلایا جائے اور ایف ڈبلیو او والوں کو بھی بلایا جائے اور کمیٹی میں بیٹھ کر اس سلسلے میں پے منٹ کا طریقہ کار طے کریں۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی کوئی حل بتائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: حل یہ ہونا چاہیئے کہ جو ہمارے آنریبل منسٹر ہیں، چونکہ انہوں نے بار بار خط لکھا ہے اور محکمے والے جواب نہیں دیتے تو ایک تحریک استحقاق لے آئیں اپنی طرف سے اور ہاؤس اس کو منظور کرلے گا تو پھر استحقاق کمیٹی میں ان سے پوچھا جائے گا۔ میرے خیال میں یہ سب سے بہتر طریقہ ہے۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: آپ کیا کہتے ہیں، کمیٹی کو بھیج دیں؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر، کمیٹی کو بھیج دیں، ایف ڈبلیو او والے، چونکہ ان کے خلاف تحریک استحقاق ہم پیش کریں تو اس کا فائدہ نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب کیا کمیٹی میں بھیج دیں؟

وزیر مال واملاک: اگر معزز ممبر چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Mr. Ahmad Khan Bahadar Sahib, Question No. 621. Not present. Next, Dr. Zakirullah Khan Sahib, Question No. 676.

* 676 ۔ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 08-2007 اور 09-2008 کے دوران حکومت نے سرکاری عمارات، رہائشی کالونیز اور دیگر سکیموں کیلئے زمین خریدی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ لیبر ڈیپارٹمنٹ نے بھی لیبر کالونی کیلئے زمین خریدی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو لیبر ڈیپارٹمنٹ نے مختلف سکیمز کیلئے کہاں کہاں اور کتنی زمین خریدی ہے، فی کنال کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور کتنی رقم ادا کی گئی ہے، ہر سکیم کی مکمل تفصیل بمعہ جگہ، کنال اور قیمت فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ(وزیر مال واملاک): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) لیبر ڈیپارٹمنٹ نے ورکرز ویلفیئر بورڈ کی وساطت سے مختلف اضلاع میں لیبر کالونی کیلئے زمین خریدی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

| ضلع / موضع | سکیم | ٹوٹل رقبہ |
|---|---|---|
| ہری پور کوٹ نجیب اللہ | ورکرز ویلفیئر کمپلیکس | 438 کنال 14 مرلہ |

قسم اراضی اور قیمت فی کنال درجہ ذیل ہیں۔

| سیریل نمبر | قسم اراضی | قیمت فی کنال |
|---|---|---|
| 1 | چاہی | 1286420 روپے فی کنال |
| 2 | چری آبی | 613600 روپے فی کنال |
| 3 | کنڈ | 389300 روپے فی کنال |
| 4 | میرا | 335200 روپے فی کنال |
| 5 | رکڑ | 277140 روپے فی کنال |
| 6 | غیر مزروعہ | 221060 روپے فی کنال |

ورکرز ویلفیئر بورڈ پشاور نے کل 22,94,02,000 روپے ضلع ریونیو آفیسر کو مہیا کئے، جس میں اب تک 20,07,12,069 روپے ادا کئے گئے ہیں جبکہ 02,86,84,931 روپے بقایا ہیں۔

مندرجہ بالا حصول اراضی پرائیویٹ گفت وشنید کی بنیاد پر ہوئی ہے۔

| ضلع | موضع | سکیم | ٹوٹل رقبہ |
|---|---|---|---|
| پشاور | شاہی بالا | لیبر کالونی | 760 کنال |

اس سلسلے میں 27500 روپے فی مرلہ کے حساب سے سال 08-2007 اور 09-2008 میں زمین خریدی گئی ہے جسکی رقم 418,000,000 روپے بنتی ہے۔ عوضانہ کی رقم مالکان میں تقسیم ہو چکی ہے اور انتقال اراضی بحق سیکرٹری ویلفیئر ورکرز بورڈ صوبہ سرحد کے نام تصدیق ہو چکا ہے۔ مندرجہ بالا حصول اراضی پرائیویٹ گفت وشنید کی بنیاد پر ہوئی تھی۔

Mr. Speaker: Any supplementary question?

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر، زۀ مطمئن یم۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ محمد جاوید عباسی صاحب، سوال نمبر 694۔

* 694 ۔جناب محمد جاوید عباسی: کیاوزیر مال صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ حکومت مختلف اضلاع میں بندوبست اراضی کرنے کاارادہ رکھتی ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ بعض اضلاع میں بندوبست اراضی کاکام مکمل ہو چکاہے؛

(ج) اگر(الف)و(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) اب تک کتنے اضلاع میں بندوبست اراضی ہو چکاہےاور کون کونسے اضلاع باقی ہیں، نیز حکومت ایبٹ آباد میں بندوبست اراضی کاارادہ رکھتی ہےاور کب تک، تفصیل فراہم کیاجائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ(وزیرمال واملاک): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اب تک جن اضلاع میں بندوبست اراضی ہو چکاہے، ان کی تفصیل یوں ہے کہ لوئر دیر، اپر دیر، ملاکنڈاور کوہستان میں بندوبست اراضی باقی ہے۔ صوبائی حکومت تمام اضلاع میں بندوبست اراضی کرانے کاارادہ رکھتی ہے۔فی الوقت صوبائی کابینہ نے ضلع مانسہرہ میں بندوبست اراضی کرانے کااصولی فیصلہ کر لیا ہے۔ ضلع مانسہرہ میں بندوبست اراضی مکمل ہونے کے بعد ضلع ایبٹ آباد میں بندوبست اراضی کاکام شروع کرانے کیلئے مالی وسائل کومدنظر رکھتے ہوئے مناسب اقدامات کئے جائیں گے۔

| سیریل نمبر | نام ضلع | پہلابندوبست | دوسرابندوبست |
|---|---|---|---|
| 1 | ایبٹ آباد | 1905-06 | 1948-49 |
| 2 | مانسہرہ | 1905-06 | 1946-47 |
| 3 | بٹگرام | 1905-06 | 1966-67 |
| 4 | ہری پور | 1947-48 | 1981-82 |
| 5 | بونیر | 1982-83 | --- |
| 6 | سوات | 1982-83 | --- |
| 7 | شانگلہ | 1982-83 | --- |
| 8 | چارسدہ | 1876-77 | 1926-27 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1928-29 | 1876-77 | نوشہرہ | 9 |
| 1929-30 | 1876-77 | پشاور | 10 |
| 1974-75 | 1903-04 | کوہاٹ | 11 |
| 1974.75 | 1903-04 | کرک | 12 |
| 1995-96 | 1878-79 | بنوں | 13 |
| 1995-96 | 1878-79 | لکی مروت | 14 |
| 1966-67 | 1904-05 | ٹانک | 15 |
| 1966-67 | 1904-05 | ڈیرہ اسماعیل خان | 16 |
| 1980-82<br>1925-26 | 1875-76 | مردان | 17 |
| 1980-82<br>1925-26 | 1876-77 | صوابی | 18 |
| تاحال جاری | 2001-02 | چترال | 19 |

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں نے صرف انفارمیشن کیلئے یہ سوال نہیں کیا تھا، میں نے یہ پوچھا تھا کہ مختلف اضلاع میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بسم اللہ، جی بالکل۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں نے صرف انفارمیشن کیلئے نہیں پوچھا تھا، میں نے کہا تھا کہ مختلف اضلاع میں بندوبست کب کئے گئے اور لسٹ کی وہ پوری تفصیل آئی ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، یہاں چوبیس اضلاع میں ضلع ایبٹ آباد ایک ایسا ضلع ہے، میں آپ کا انتظار کر لیتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، آپ کا۔

جناب محمد جاوید عباسی: ٹھیک ہے جناب سپیکر، میں نے کہا تھا کہ چوبیس اضلاع میں ضلع ایبٹ آباد ایک ایسا ضلع ہے جہاں 2005 میں محافظ خانے کو آگ لگنے سے تمام ریکارڈ جل گیا تھا، اس میں واجب العرض اور جتنا ریونیو کا ریکارڈ تھا، وہ جل گیا تھا۔ ضلع ایبٹ آباد صوبہ سرحد کا واحد ضلع ہے کہ اس میں ریونیو کا ریکارڈ موجود نہیں ہے، آگ لگی تھی اور رات کو پورا محافظ خانہ جل گیا تھا تو اس پر انکوائری کمیٹی بنائی گئی تھی اور اس نے رپورٹ دی تھی، منسٹر صاحب وہاں تشریف لے گئے، میں 2005 کی بات کرتا ہوں کہ سارا

ریکارڈ جل گیا ہے اور وہ کہہ رہے تھے کہ اگلے چھ مہینوں کے اندر اندر ہم آپ کا بندوبست شروع کریں گے۔ایک سال گزر گیااور دوسرا منسٹر گیا، پھر دو سال گزر گئے اور تیسرا منسٹر صاحب بھی گیا، میں یہ کہنا چاہ رہاہوں کہ اس ضلع میں کوئی ریونیو کا ریکارڈ موجود نہیں ہے، بڑے بڑے Important cases کورٹ میں چلے گئے تھے، پٹواریوں اور تحصیلدار کو Evidence کیلئے عدالتوں میں بلایا جاتا ہے اور کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے، لوگوں کو شاملات کا پتہ نہیں کہ یہ کس کے پاس ہے اور یہ پانی کے جو نالے تھے چونکہ واجب العرض جلنے کے بعد اس کا بھی کچھ پتہ نہیں چلا اور جو لٹھا موجود تھا، وہ بھی مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے۔ میری یہ ریکویسٹ ہے اور منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، الحمدللہ ان کے پاس عہدہ ہے اور بہت اچھے آدمی ہیں، مجھے یقین ہے کہ آج ایک ایسا حکم فرمادیں کہ اگلے دو تین مہینوں میں سب سے پہلے ضلع ایبٹ آباد میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: ہونا چاہیئے کیونکہ اگر یہ نہ ہوا تو پھر ہمارے لئے بہت بڑی پرابلم ہے۔آنے والے دنوں میں لودھی صاحب کی زمین اور نگزیب نلوٹھا صاحب لے لے گا اور یہ کل پھر رہ جائے گا اور کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہوگا، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: قلندر لودھی صاحب۔

<u>Haji Qalandar Khan Lodhi</u>: Thank you, Janab Speaker.

<u>جناب سپیکر</u>: ضمنی کوئسچن۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جناب سپیکر، بڑا اچھا پوائنٹ انہوں نے لیا ہے اور ہماری ضرورت بھی ہے۔یہ 2005 کا لیکن میں اس میں ایک تصحیح کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ پہلا بندوبست 1905 اور 1906 میں ہوا ہے، میرے خیال میں 1872ء میں پہلا بندوبست پاکستان میں ہوا ہے تو میرے خیال میں یہ انفارمیشن ٹھیک نہیں ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو زمین کا نقشہ ہوتا ہے جسے ہم لٹھا کہتے ہیں یا مساوی ہوتی ہے یا وہ مثل الحقیقت ہے، یہ سب ریکارڈ جل چکا اور ہمارے پاس تو کچھ ہے ہی نہیں۔اگر یہ اس کے بندوبست کریں گے تو اس میں پتہ چل جائے گا کہ اس جگہ کا مالک کون ہے؟ یہ کس کی ہے اور اس کا مال جس کو کہتے ہیں، وہ معلوم ہو جائے گا، یہ بہت ضروری ہے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی، 'کنگ آف کوہستان'، جی۔

<u>Mr Abdul Satar Khan</u>: Thank you, Sir.

جناب سپیکر: جی، عبدالستار خان صاحب۔

جناب عبدالستار خان: اس سوال میں جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ان اضلاع کی اراضی کا بندوبست ہو گیا ہے اور باقی لوئر دیر، اپر دیر، ملاکنڈ اور کوہستان میں بندوبست اراضی باقی ہے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو Backward District ہیں، جیسے مانسہرہ سے آگے ان کو بھی آپ اس پروگرام میں شامل کریں اور ٹائم فریم ہمیں دیا جائے تاکہ ہم اپنے اضلاع کی اراضی اس میں شامل کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، مخدوم صاحب، مخدوم مرید کاظم شاہ صاحب۔

وزیر مال واملاک: سر، میں پتہ کروں گا اور انہوں نے ایک ایسا پوائنٹ اٹھایا ہے کہ ٹوٹلی ریکارڈ نہیں ہے، اس پر میں معزز ممبر صاحب سے کہتا ہوں کہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں، ہم دفتر میں بیٹھ جاتے ہیں اور پورے ریکارڈ کا اس میں تفصیلی پتہ کر لیتے ہیں اور اگر واقعی ایسی بات ہے کہ وہاں کوئی ریکارڈ نہیں ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پھر ضلع کیسے چل رہا ہے، جب ریکارڈ نہیں ہے؟ اگر ایسی کوئی بات ہے تو انشاء اللہ میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ مانسہرہ کے بعد جب وہاں سے سٹاف فارغ ہو گا تو ہم ایبٹ آباد کو Consider کر لیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں نے کہا کہ 2005ء میں ریکارڈ جل گیا تھا، اگر یہ بات سچ نہیں ہے تو میں Resign کروں گا۔ جناب سپیکر، میں یہ بات کہتا ہوں اور یہ بات جو میں کہہ رہا ہوں کہ یہ بات سچ ہے اور کسی قسم کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے، ماسوائے وہ کچھ ضمنی جو پٹواریوں کے ساتھ اس دن رات کو موجود تھا، اس کے علاوہ پورے ضلع کا پچھلے چھ سال سے کوئی ریونیو کا ریکارڈ نہیں اور ضلع چل رہا ہے تو ضلع کس طرح چل رہا ہے؟ یہ منسٹر صاحب بتا سکتے ہیں، میں نہیں بتا سکتا، لہذا مہربانی کریں کہ اس بات کو آج ہی یا اس کا کچھ ہونا چاہیئے۔

حاجی قلندر خان لودھی: سر، ان کی بات صحیح ہے اور یہ ہم کہتے ہیں کہ محافظ خانہ جل گیا، محافظ خانے میں جو ریکارڈ تھا، وہ جل گیا اور پٹواریوں کے پاس تھوڑا بہت تھا، اس سے ہمارے ضلع کا گزارہ چل رہا ہے، کم از کم وہاں ہمارے پاس ریکارڈ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب! آپ سب تین چار ایم پی ایز ایبٹ آباد سے ہیں، منسٹر صاحب اور آپ سیشن ختم ہونے کے بعد ادھر سب بیٹھ کر جس طرح انہوں نے تسلی فرمائی پھر ان کے ساتھ وہ کر لیں گے۔
جاوید عباسی صاحب کو نسچین نمبر جی؟

جناب محمد جاوید عباسی: کوئسچن نمبر 699۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

جناب محمد جاوید عباسی: 699جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: 693بھی آپ کا ہے جو مجھ سے رہ گیا تھا؟

جناب محمد جاوید عباسی: ہاں، یہ 693بھی ہے اور یہ چونکہ اضافی ایجنڈے پہ آیا ہے۔

* 693 ۔جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال میں پٹواریوں کے تبادلوں کیلئے ایک طریقہ کار موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پٹواریوں کیلئے ایک جگہ پر تعینات رہنے کیلئے کوئی قانون موجود ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) پٹواریوں کے تبدیل کرنے کا اختیار کس کو حاصل ہے اور کس کی منظوری سے تبادلے کیے جاتے ہیں؛

(ii) ضلع ایبٹ آباد میں تعینات تمام پٹواریوں کے تعداد بتائی جائے اور مذکورہ پٹواری کس کس علاقے میں کتنے عرصہ سے تعینات ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال واملاک): (الف) جی ہاں، پٹواریوں کے تبادلے کیلئے صوبائی حکومت کا طریقہ کار اور پالیسی موجود ہے۔

(ب) پالیسی کے مطابق عام طور پر تعیناتی تین سال ہے، البتہ ضرورت کے مطابق جزوی طور پر وقتاً فوقتاً حالات وواقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے تبادلے کیے جاتے ہیں۔

(ج) (i) قانون کے مطابق پٹواری کو تبدیل کرنے کا اختیار ضلعی ریونیو آفیسر کے پاس ہے، چونکہ محکمہ مال نے تبادلوں پر پابندی عائد کی ہوئی ہے، اسلئے ضرورت کے تحت محکمہ مال کی باقاعدہ منظوری سے پٹواری کے تبادلے کیے جاتے ہیں۔

(ii) ضلع ایبٹ آباد میں پٹواریوں کی کل تعداد بچھتر ہے، جہاں تک پٹواری کی تعیناتی کا تعلق ہے کہ وہ کس کس علاقہ میں کتنے عرصہ سے تعینات ہیں، اس بارے میں تفصیل ضمیمہ (الف) میں درج ہے۔

جناب سپیکر: اس میں کوئی سپلیمنٹری ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں نے یہ پوچھا تھا کہ ریونیو کے محکمے میں سب سے چھوٹا آدمی وہ پٹواری ہے، میں نے پوچھا تھا کہ پٹواریوں کا کوئی Tenure ہوتا ہے؟ اور جناب منسٹر صاحب نے بڑی

مہربانی کی ہے اور ان کے آنے سے پہلے کا یہ سوال تھا، منسٹر صاحب آئے ہوئے ہیں تو اس میں میں نے کہا تھا کہ یہاں سے منسٹر، سیکرٹری اور ایس ایم بی آر پٹواری تبدیل کرتا ہے، قانون کے مطابق پٹواری ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر کو کرنا چاہیئے، یہ کونسی مخلوق ہے؟ یہ کیوں اتنی Important مخلوق ہے کہ جس کا تبادلہ کرنے کیلئے ہمیں منسٹر صاحب کے گھروں میں، دفتروں میں ایس ایم بی آر کے پاس بیٹھنا پڑتا ہے اور جناب، آج جس کے ساتھ لسٹ لگائی گئی ہے تو میں وہ کہہ رہا ہوں جن پٹواریوں کی انہوں نے بات کی ہے اور یہ تا حال اپنی اپنی جگہ پہ ہیں، میں بیس پٹواریوں کے نام لے کر کہتا ہوں کہ یہ اگر اپنی اپنی جگہ پہ ہوں، میں نے جو پہلے بات کی، اس پہ میں اب بھی قائم ہوں، میں نام لے رہا ہوں اور یہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ اتنی غلط انفارمیشن دے رہا ہے جناب سپیکر، اکمل خان جو انہوں نے کہا ہے کہ یہ شیخ البانڈی میں لگا ہوا ہے، یہ بالکل نہیں لگا ہوا۔ جناب چن زیب خان انہوں نے کہا ہے کہ یہ کاکول میں Posted ہے، بالکل نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سردار ہمایون میرپور میں اپوائنٹ ہوا ہے، بالکل نہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ بابو رحمان قریشی نواں شہر میں، اس طرح میں کئی پٹواریوں کے بارے میں بتا سکتا ہوں کہ پچھلے ایک مہینے میں تین دفعہ تبدیلی ہوئی ہے۔ جناب سپیکر! یہ ایک ضلع کا مسئلہ نہیں ہے، یہ تمام اضلاع کا مسئلہ ہے، پالیسی کی بڑی Violation ہو رہی ہے۔ اگر آپ نے ریونیو کا ایک بہت بڑا افسر وہاں بٹھایا ہوا ہے تو وہ کس لئے بٹھایا ہوا ہے؟ اگر آپ نے ٹرانسفر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: تو منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب نے کرنی ہے۔ مہربانی کر کے میرا یہ کوئسچن کمیٹی کے حوالے کیا جائے کیونکہ اس میں جتنی انفارمیشن دی گئی ہے تو جناب منسٹر صاحب ابھی آئے ہیں تو جتنی انفارمیشن انہوں نے دی ہے، وہ Correct نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر ریونیو، پلیز۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: ایک منٹ، آپ بتائیں جی؟

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جناب سپیکر، پٹواریوں کی ٹرانسفرز ایم پی ایز کے مرضی کے بغیر کی جاتی ہیں حالانکہ ایم پی ایز کو صحیح معلومات ہوتی ہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: لودھی صاحب کا مائیک آن کریں۔

حاجی قلندر خان لودھی: اس میں یہ ہے کہ مرید کاظم صاحب اب آئے ہیں، ان سے پہلے بھی وہ ہمارے بھائی تھے اور اب منسٹر بھی ہیں لیکن آپ بھی کہتے ہیں، ہمارے سی ایم صاحب بھی کہتے ہیں اور گورنمنٹ بھی کہتی ہے کہ ایم پی ایز کے حلقے میں کوئی مداخلت نہیں ہوگی تو پھر ہمیں پتہ نہیں ہے، پٹواری کے متعلق وہ Sittingایم پی اے صحیح جانتا ہے کہ یہ آدمی اچھا ہے یا نہیں۔ اب ہمیں ایک آدمی نہیں چاہیئے، ہم اس کی تبدیلی کروائیں گے کہ یہ کس کی وجہ سے ہورہی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، مرید کاظم شاہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: ضمنی کوئسچن ہے، سر۔

جناب سپیکر: جی کیا؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: ضمنی کوئسچن ہے۔

جناب سپیکر: پھر آپ لوگ تقریر شروع کرتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: نہیں، میں نے تقریر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں؟ میرے ایبٹ آباد کے بھائیوں! آپ ہر بات پر اٹھتے ہیں تو پھر دوسرے بھی اٹھتے ہیں۔ جی عنایت جدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ اکمل خان پٹواری میرپور میں لگا ہوا ہے اور ایک ہفتہ پہلے وہ وہاں پہ لگا ہے اور کیا یہ بات بھی درست ہے کہ کل اس کی ٹرانسفر کردی گئی ہے بغیر کسی وجہ کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: مرید کاظم شاہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: ایک ہفتے کے بعد؟

وزیر مال واملاک: سر!

جناب سپیکر: مرید کاظم شاہ صاحب جی۔

وزیر مال واملاک: سر، یہ کوئسچن بہت پرانا ہے اور جو لسٹ آئی ہوئی ہے تو یہ اس وقت کی ہے۔ اب ویسے بھی انہوں نے کہا کہ یہ بورڈ آف ریونیو کرتا ہے یا منسٹر کرتا ہے، تو یہ نہ بورڈ آف ریونیو کرتا ہے اور نہ منسٹر کرتا ہے بلکہ یہ ڈی او آر کرتا ہے تو یہ اس کا اختیار ہے اور وہی ہم نے اختیار کیا۔ ہاں، ہمارے ایم پی ایز صاحبان آتے ہیں تو ہم انہیں سفارشی خط دے دیتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ ہمارا Actual آرڈر ہوتا بلکہ یہ ڈی او آر

کرتا ہے اور دوسرا جو انہوں نے کہا ہے کہ ان کو مزید لسٹ چاہیئے تو یہ میرے پاس آ جائیں، میں لسٹ منگوا لوں گا، میں انفارمیشن مانگ لوں گا اور انہوں نے مجھے کہا ہے کہ اگر وہ غلط ٹرانسفر ہوئے ہیں تو وہ کینسل ہو جائیں گے اور اگر میرٹ پہ ہوئے ہیں تو اور بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، جاوید عباسی صاحب کو نسچن نمبر؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، اس سوال پہ ہماری تسلی نہیں ہوئی ہے۔ آپ مہربانی کریں اور میں نے یہاں عرض کی تھی کہ یہ سوال کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ میں On oath کہہ رہا ہوں کہ جتنی انفارمیشن آپ کی ٹیبل پہ پڑی ہے، یہ سب غلط ہے۔ جب ڈیپارٹمنٹ نے ساری انفارمیشن غلط دی ہے تو میں منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر کیا کروں گا؟ میں کہہ رہا ہوں جی کہ یہ بہت بڑا ظلم ہے کہ ایک ڈیپارٹمنٹ تمام ہاؤس کو غلط انفارمیشن Provide کر رہا ہے تو یہ کمیٹی کے حوالے ہونا چاہیئے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 693 asked by the honourable Member may be referred to the concerned committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it. Javed Abbasi Sahib, Question No. 699.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں اپنے سوال کو Withdraw کرتا ہوں اور مجھے اپنی بے بسی نظر آتی ہے۔ تھینک یو ویری مچ، جناب سپیکر۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ سر۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: میں بھی اس میں تھوڑا سا کہنا چاہتا تھا تو۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں، وہ پیش ہی نہیں ہوا نا۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب، میں اس پر۔۔۔۔

جناب سپیکر: آگے بڑھنا ہے جی، آپ کا دن ہے اور تھوڑا وہ بھی، بہت لمبا ایجنڈا ہے اور آپکے ساتھ ریونیو کا منسٹر ویسے بھی بیٹھ رہا ہے نا اور مؤور نے ٹوٹل Withdraw کیا۔ جی، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

* 579 ۔جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ ہر سال این ایف سی ایوارڈ کے تحت مرکزی حکومت سے رقوم وصول کرتا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ آئین پاکستان کے تحت ایوارڈ کے اناؤنس ہو جانے کے بعد اس میں ترمیم نہیں ہو سکتی;

(ج) آیا یہ درست ہے کہ این ایف سی ایوارڈ میں ترمیم صوبوں کی مرضی سے ہوئی;

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ سرحد حکومت نے صدر مملکت کو ایوارڈ میں ترمیم اور اضافہ کا اختیار دیا تھا;

(ہ) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) این ایف سی ایوارڈ کے تحت رقوم کی تفصیل 1971 سے لے کر تا حال فراہم کی جائے;

(ii) گزشتہ دور حکومت میں صدر مملکت کی جانب سے این ایف سی ایوارڈ 1997 میں ترمیم اور اضافہ آئین کی کس شق کا حوالہ دیتے ہوئے اور کن عوامل کی وجہ سے کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ)</u> (جواب وزیر بلدیات نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی نہیں، ہر ایک صوبہ اپنی اپنی ضروریات کے مطابق این ایف سی ایوارڈ کیلئے اپنا کیس پیش کرتا ہے۔

(د) جی ہاں، مشروط طور پر دیا تھا۔

(ہ) (i) مرکزی حکومت سے وصول شدہ رقم 1973 تا 09-2008 کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) قومی مالیاتی ایوارڈ 1996 کی میعاد 02-2001 میں ختم ہوئی۔ چھٹا قومی مالیاتی کمیشن 22 جولائی 2000 کو اور دوبارہ 13 نومبر 2003 کو صدر پاکستان نے تشکیل دیا جو کسی متفقہ فیصلے پر نہ پہنچ سکا اور اس طرح یہ معاملہ صدر پاکستان کے حوالے کیا گیا تا کہ وہ ایک منصفانہ اور مساویانہ ایوارڈ کا اعلان کرے۔ صدر پاکستان نے آئین کی شق (6)160 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ایک حکمنامہ یکم جولائی 2006 کو 'ڈسٹری بیوشن آف ریونیو اینڈ گرانٹس۔ان۔ایڈ ترمیمی آرڈر' کے نام سے جاری کیا جسکے ذریعے قومی مالیاتی ایوارڈ 1996 میں ترمیم کی گئی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، یہ سوال نمبر 579 محکمہ خزانہ کے متعلق ہے، اگر اس کو دیکھا جائے تو نہایت ہی اہم ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary ji?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو۔ سر، ہاؤس اور وزراء صاحبان کو اگر In order کروادیں۔ سر، اس میں جو 'این ایف سی ایوارڈ' ہے، اس کے متعلق میں نے پوچھا ہے کہ جب ایوارڈ اناؤنس ہو جائے تو کیا اس میں ترمیم نہیں ہو سکتی؟ تو انہوں نے آگے لکھا ہے کہ جی ہاں، نہیں ہو سکتی۔ آگے چل کر اس کے آخری جز میں سر، میں نے ان سے پوچھا ہے کہ صدر مملکت کو وہ اختیار کس شق کے تحت دیا تھا؟ تو انہوں نے لکھا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 160 سیکشن نمبر (6) کے تحت ہم نے اختیار دیا تھا، اگر آپ آئین اٹھا کر دیکھ لیں تو آئین میں یہ ہے کہ جب ایوارڈ ایک بار اناؤنس ہو جائے تو اس میں ہو ہی نہیں سکتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ یہ Totally غیر آئینی کام تھا جو گزشتہ دور حکومت میں ہوا، نمبر (1) اور جز نمبر (ج) میں نے ان سے پوچھا ہے کہ 'این ایف سی ایوارڈ' میں ترمیم صوبوں کی مرضی سے ہوا تھا اور یہ کہتے ہیں کہ جی نہیں، اور جز نمبر (د) کے جواب میں میں نے ان سے کہا ہے کہ صدر مملک کو آپ نے اختیار دیا تھا تو یہ کہتے ہیں کہ جی ہاں، مشروط طور پر دیا تھا تو سر، یہ Totally confusion ہے کیونکہ یہ صوبے کے حقوق پہ ایک بہت بڑا قدغن بھی لگایا گیا تھا۔ ان کے پاس ایک اختیار ہی نہیں، انہوں نے صدر مملکت کو دے دیا، انہوں نے Already 1996 کے 'این ایف سی' میں ترمیم کر کے دوبارہ ان کو دے دیا تو میں سمجھتا ہوں اگر یہ کمیٹی کو ریفر ہو جائے اور Terms of reference میں جناب ثاقب خان اور عبدالاکبر خان بھی ہمارے ساتھ ہو جائیں اور اس پہ باقاعدہ ایک رپورٹ آنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی، جناب کون؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، چونکہ ایک انتہائی اہم ایشو کی طرف توجہ دلائی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: انہوں نے پوچھا ہے کہ آیا یہ بھی درست ہے کہ 'این ایف سی ایوارڈ' میں ترمیم زیادہ تر صوبوں کے نہیں، آیا یہ بھی درست ہے کہ آئین پاکستان کے تحت ایوارڈ کے اناؤنس ہو جانے کے بعد اس میں ترمیم ہو سکتی ہے تو انہوں نے کہا کہ جی ہاں، آپ ہمیں بتائیں کہ آئین کے کس آرٹیکل کے تحت جب ایک دفعہ Recommendation میں ترمیم ہو سکتی ہے؟ لیکن جب ایک دفعہ ایوارڈ اناؤنس ہو جائے تو ایوراڈ کے اناؤنس ہونے کے بعد آئین کی کس شق کے تحت اس میں ترمیم ہو سکتی ہے؟ کیونکہ

جناب سپیکر، آئین تو Very much clear ہے تو میرے خیال میں ان کو جواب غلط دیا گیا ہے کیونکہ آئین کے کسی آرٹیکل، کسی سب آرٹیکل، کسی کلاز کے تحت ایک دفعہ اناؤنس شدہ ایوارڈ کے بعد اب اس میں ترمیم نہیں کی جاسکتی، کسی طرح بھی نہیں کی جاسکتی تو یہ بہت انتہائی زیادتی ہوئی کہ آپ ایک صدر کو اختیار دیتے ہیں تو کمیشن کا کیا اختیار رہ گیا؟ نیشنل فنانس کمیشن کی جو کمپوزیشن ہے، اس میں ہر صوبے سے دو دو ممبرز ہیں اور اس میں مرکز کا ایک ممبر شامل ہوتا ہے، باقی جو نو ممبرز ہیں، ان میں آٹھ ممبرز صوبوں کے ہیں تو میری ہاؤس سے درخواست ہوگی کہ یہ Clear cut violation آئین کی ہوئی ہے، جو ایوارڈ کے اناؤنس ہونے کے بعد اس میں ترمیم ہوئی ہے اور اس کے تحت جو ڈسٹری بیوشن ہوئی ہے، وہ بھی غلط اور غیر آئینی ہوئی ہے، اسلئے اگر یہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تو میرے خیال میں زیادہ مناسب ہوگا۔

جناب سپیکر: جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر، زۀ خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: دۀ پسے جی، تاسو به د ټریژری بنچز نه جواب ورکوئ۔ جی کفایت اللہ صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، دا کوئسچن د یو اهم ایشو باره کښے دے او اوس هاؤس کښے منسټر صاحب هم نشته او مونږ دا غواړو چه د فنانس منسټر کله پورے را نه شی نو د هغه وخت پورے د دا کوئسچن ډیفر کړے شی۔

Mr. Speaker: So this question No.579 is deferred for next-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ ڈیفر ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: ہاں، یہ ڈیفر ہو گیا ہے۔

مفتی کفایت اللہ: دا پاتے شو جی؟

جناب سپیکر: او پاتے شو۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ دوسرا بھی فنانس کے متعلق ہے، اس کو بھی ڈیفر کریں گے؟ سر، کیبنٹ Collectively responsible ہے، میں سمجھتا ہوں کہ-----

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ صحیح ہے کہ کیبنٹ Responsible ہے مگر وہ ابھی تک نہیں آئے اور یہ ایک اہم ایشو ہے، اس پہ وہ صحیح طریقے سے ان کو مطمئن نہیں کر سکتے ہیں تو اسلئے میں نے کہا کہ ان کے آنے تک وہ ڈیفر کر لیں۔

جناب سپیکر: وہی بات اس میں بھی ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Okay. It is also deferred. The Question No. 580 was also deferred. Mohammad Zahir Shah Khan, Question No. 586.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: کوسچن نمبر 586۔

جناب سپیکر: دا هم د فنانس متعلق دے جی، نو ستاسو څه خیال دے ؟ It is also deferred. تھیک شو، تھینک یو جی۔ ملک قاسم خان خټک صاحب! دا څه شے دے ؟ دا هم د فنانس متعلق دے جی، It is also deferred۔ محمد زمین خان صاحب، کوئسچن نمبر 270۔ Not present۔ محترمہ یاسمین ضیاء صاحبہ، سوال نمبر 299۔

* 299 ۔ محترمہ یاسمین ضیاء: کیا وزیر آبپاشی و توانائی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مروت کینال سے ضلع لکی مروت کی زمین سیراب ہوتی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ تقریباً دس بارہ سال سے مذکورہ زمینوں کو پانی مہیا نہیں کیا جاتا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت ضلع لکی مروت کی زمینوں کو مروت کینال کے ذریعے پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر جواب نفی میں ہو تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، بلکہ اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ باران ڈیم میں مٹی بھر جانے کی وجہ سے پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش کم رہ گئی ہے لیکن پھر بھی زمینداروں کی ضرورت کی بناء پر نہر کے ذریعے مذکورہ زمینوں کو پانی مہیا کیا جاتا ہے۔

(ج) مروت کینال ضلع بنوں اور ضلع لکی مروت کے اضلاع کیلئے 1962 میں تعمیر کیا گیا تھا، جس سے ان اضلاع کی تقریباً 170000 ایکڑ زمین سیراب ہوتی تھی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ڈیم میں مٹی بھر جانے کی وجہ سے پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش کافی کم رہ گئی ہے اور اس طرح مذکورہ ڈیم کی Useful لائف ختم ہو چکی ہے، جس کیلئے محکمہ ہذا نے موجودہ ڈیم میں مزید پانی ذخیرہ کرنے کیلئے باران ڈیم کی اونچائی

تجویز کی ہے اور ساتھ ساتھ کرم تنگی ڈیم کی تعمیر بھی زیر غور ہے جس سے مروت کینال کے بہاؤ میں کافی بہتری آجائے گی بلکہ موجودہ صورت میں محکمہ نے ہنگامی بنیادوں پر اسی سال 09-2008 اے ڈی پی میں باران ڈیم سے ایک Outlet جس کا تخمینہ لاگت (M)99.787 ہے، برائے مروت کینال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، جس کی تعمیر ہونے پر ضلع لکی مروت کی زمینوں کی سیرابی میں کافی حد تک اضافہ ہوگا۔ سکیم ہذا کیلئے کنسلٹنٹ کی تعیناتی کا عمل شروع کر چکا ہے، کنسلٹنٹ مقرر ہونے کے بعد ڈیٹیل ڈیزائن و اسٹیٹمنٹ تیار کرنے کے بعد ٹینڈر دیا جائے گا، البتہ مذکورہ پراجیکٹ پی ڈی ڈبلیو پی میں بتاریخ 14-02-2009 کو منظور ہو چکی ہے جس کی (TOR) ٹرمز آف ریفرنس برائے منظوری تیار کرنے کے بعد از منظوری ٹینڈر کی تشہیر بہت جلد کی جائے گی۔

Mr. Speaker: Any supplementary ji?

محترمہ یاسمین ضیاء: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سپلیمنٹری کوسچن اس میں یہ ہے کہ جو جواب مجھے دیا گیا ہے، اس سے میں Satisfied نہیں ہوں اور جواب میں نے خود ہی لکھا ہے اور ایک طرف محکمہ کہہ رہا ہے کہ ڈیم میں مٹی بھر گئی ہے اور اس کی Useful life ختم ہو چکی ہے جبکہ دوسری طرف خود ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے کہ موجودہ صورت میں محکمے نے ہنگامی بنیادوں پر اسی سال 09-2008 اے ڈی پی میں باران ڈیم سے ایک Outlet جس کا تخمینہ لاگت فلاں فلاں ہے، برائے مروت کینال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی تعمیر ہونے پر ضلع لکی مروت کی زمینوں کی سیرابی میں کافی حد تک اضافہ ہوگا۔ جناب سپیکر، اس میں اگر دیکھا جائے تو 170000 ایکڑ زمین جو سیراب ہوتی تھی لکی مروت کی، وہ تمام زمینیں بنجر ہو چکی ہیں اور ان کو کسی طریقے سے بھی پانی مہیا نہیں کیا گیا۔ میرے خیال میں دس بارہ سال سے جب میر افضل خان کی حکومت اس وقت تھی تو اس وقت اس میں دوبارہ پانی چھوڑا گیا تھا لیکن اس کے بعد یہ پانی پھر بند ہو گیا اور ڈیپارٹمنٹ نے اس وقت سے آج تک اس پر کوئی بھی ایسا کام نہیں کیا کہ ان زمینوں کو دوبارہ سیراب کیا جائے۔ مجھے اگر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

محترمہ یاسمین ضیاء: مجھے اگر اس پر منسٹر صاحب کوئی جواب دے سکیں۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان صاحب! سپلیمنٹری سوال جی۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، اس میں میری سپلیمنٹری یہ ہے کہ یہاں انہوں نے لکھا ہے کہ کرم تنگی ڈیم کی تعمیر بھی زیر غور ہے، میں تمام منسٹرز صاحبان سے آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کرم تنگی

ڈیم زیر غور ہے؟ اس میں تو انہوں نے کام بھی ختم کر دیا ہے اور آیا حکومت کرم تنگی ڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پرویز خان خٹک صاحب۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر، کرم تنگی ډیم د لا ء اینډ آرډر د وجه نه Delay شوے دے او کله چه حالات ټھیک شی نو دوئ ته هم پته ده چه هغه کار د واپډے سره تعلق لری او Further به مونږه تا سو سره په ډیټیل خبره اوکړو او بل طرف ته چه کوم د لکی مروت کینال دے او د ډیم هغه خپل لائف ختم شوے دے، Silt up شوے دے نو زهٔ دا منم چه ایریگیشن ډیپارټمنټ انتهائی سستی کړے ده چه لس کاله کښے په دے باندے هیڅ کار نه دے شوے لیکن 09-2008 کښے ایمرجنسی کښے دے باندے زمونږه اے ډی پی کښے 99.7 ملین روپئ راغلے دی او دا چه کوم بارانی ډیم دے او د دے د لفټ پروگرام دے چه دا مونږه Site ځائے نه رااوچت کړو او دیکښے چه د اوبو نور گنجائش پیدا شی نو دے د پاره تقریبا ټوله کارروائی Complete شوے ده او 'پی ډی ډبلیو پی' نه چوده فروری 2009 باندے منظوری هم شوے ده او ریفرنس چه کوم دے د 'ټی او آر' نو د هغے منظوری هم شوے ده او انشاء الله ډیر زر به په هغے باندے ټینډر اوشی۔

جناب سپیکر: دا څه به کوئ، De silting به ئے کوئ او که نه دا ډیم به Raise کوئ؟

وزیر آبپاشی: Rasing دے جی، دا Raising programme دے او هغه Raising چه اوشی نو هغه له به۔۔۔۔

جناب سپیکر: Reservoir نور پیدا کوئ؟

وزیر آبپاشی: Dams' de silting نه شی کیدے جی او هغه نا ممکنه ده۔

جناب سپیکر: د ملک قاسم خان خټک صاحب د سوال صحیح جواب رانغلو د کرم تنگی ډیم۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر، دیکښے هغه ذکر هم اوکړو۔۔۔۔

جناب سپیکر: کرم تنگی ډیم ډیر غټ سکیم دے پرویز خان، دا پریښودل نه دی پکار۔ دا دومره لویه زمکه ده چه په دے باندے مخکښے هم په اسمبلئ کښے دوه درے میټنګونه شوی دی او زما په خیال کافی حده پورے لرے تلی وو او د لاء اینډ آرډر مسئله هم نه وه خو بے غوره شوے ده نو دا بے غورئ یوړو۔

وزیر آبپاشی: نو دا اصل کښے جی واپډا سره تعلق لری، که تاسو وایئ نو مونږه به یو میټنګ رااغواړو او قاسم خټک صاحب به پکښے هم رااوغواړو۔

جناب سپیکر: بلکه آنریبل ممبر صاحب د پاره دغه کوؤ چه مونږه بیا په دے میټنګ رااغواړو۔ په 9 تاریخ باندے زما په خیال مونږه میټنګ راغوښتے دے، راغواړو۔ په دے باندے به د ایریګیشن منسټر صاحب سره کښینو او دوئ به رااوغواړی۔ مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر 456۔

* 456 ۔ مفتی سید جانان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ٹل کے اکثر و بیشتر ٹیوب ویل برائے آبپاشی بجلی کی کم وولٹیج کی وجہ سے بند پڑے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے موجودہ فصلیں تباہ ہو رہی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے مذکورہ ٹیوب ویل کے بارے میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ علاقہ دوآبہ تحصیل ٹل میں محکمہ آبپاشی کے گیارہ عدد ٹیوب ویلز کام کر رہے ہیں جن سے باقاعدہ آبپاشی ہوتی ہے لیکن گزشتہ چند مہینوں سے اس علاقے میں امن وامان کی بگڑتی صورتحال کی وجہ سے واپڈا کی کارکردگی بھی بہت بری طرح متاثر ہوئی ہے، جس کی وجہ سے ان ٹیوب ویلز کو باقاعدہ بجلی کی ترسیل اور وولٹیج پورا کرنے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں، جن سے مذکورہ ٹیوب ویلز کی کارکردگی بھی وہ نہیں رہی حالانکہ محکمہ آبپاشی کے اہلکار ان مشکلات کے باوجود ٹیوب ویلز کی باقاعدہ مرمت اور نگرانی کر رہے ہیں، جن سے علاقے میں زمینیں بھی سیراب ہوتی رہتی ہیں اور باقاعدہ فصلات بھی پیدا ہو رہی ہیں۔

(ب) اس سلسلے میں واپڈا کے مقامی افسران سے باقاعدہ میٹنگ ہوا کرتی ہیں اور ان کو مسلسل آگاہ رکھا جا رہا ہے۔ ان کے اہلکار بھی علاقے میں فرائض کی انجام دہی میں مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں اور بجلی کی ترسیل یا کم وولٹیج کو پورے ملک کا مسئلہ قرار دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بل څه سپلیمنټری سوال پکښې شته؟

مفتی سید جانان: زۀ جی دا وایم چه د دغه ضلع کښې یولس ټیوب ویلې دی او نورې نشته دے، دا ټیوب ویلې تقریباً د یو دوه کالو نه مسلسل بند دی او واپډې والا او محکمې والا سره بار بار مونږه رابطه کړے ده او هغوئ ته مو وئیلی دی خو دیکښې دوئ لیکلی دی چه دلته کښې د لاء اینډ آرډر مسئله ده، زۀ خو دا گزارش کومه چه دا هیڅ خبره نه ده جی، دا د ځان د خلاصلو د پاره یوه خبره ده او په دے زمونږه زمکے آبادے دی، په دے باندے ډیرے لوئے زمکے آبادے دی او دا هسے خبره ده چه د لاء اینډ آرډر مسئله ده۔ هلته کښې ټولے محکمے کار کوی او هیڅ څه نشته دے۔ منسټر صاحب ته زۀ دا گزارش کوم چه دوئ د لږه توجه ورکړی ځکه چه په دے ډیرے زمکے آبادے دی۔

جناب سپیکر: جی، پرویز خان خٹک صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زما یو سپلیمنټری کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: په دیکښې؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جی۔

جناب سپیکر: پرویز خان! تاسو کښینی۔ جی، ثاقب خان چمکنی صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، په پیښور ضلع کښې او بیا زمونږه چونکه رورل ایریا ده نو په هغے کښې ډیرے زیاتے ټیوب ویلے بند دی او د هغه وجه دا ده چه په هغے کښے د کلاس فور کمے دے او زۀ خبر یم، ما آنریبل منسټر صاحب سره په دے باندے ډیر ډسکشن هم کړے وو او زۀ د دوئ د Efforts ډیره زیاته شکریه ادا کومه چه دوئ ور کښې کړی دی خو سر، د کلاس فور ویکنسیز دی او هغه 'ایس این ایز' تیار دی خو تر اوسه پورے د فنانس نه د هغے څه جواب نه دے ملاؤ شوے۔ بل دا چه د کلاس فور د مختلف ځایونو نه، د مردان او زما په خپله علاقه کښے جی د مردان، د چارسدے یو آپریټر دے چه هغه کله نه وی راغلے نو د هغے د وجے نه هم ټیوب ویلے بند وی نو سر، زما دوه ضمنی کوئسچنز دی چه آیا دا کوم ټیوب ویلے چه بند دی او د کلاس فور پالیسی د لوکل خلقو نه اغستل دی نو په هغے باندے محکمے څه کارروائی

کړے ده ؟ او که کړے ئے نه ده نو د هغے څه Status دے جی او چه کوم ځائے کښے دا ویکنسیز دی نو د هغے څه Status دے ؟ د دے دوه خبرو جواب ستاسو په وساطت باندے زهٔ د منسټر صاحب نه غواړم۔

جناب سپیکر: جی، پرویز خان خٹک صاحب۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یو منټ جی، دا محمد علی خان چه هم واورو۔ محمد علی خان! ستاسو پکښے څه ضمنی سوال دے ؟

جناب محمد علی خان: ضمنی کوئسچن دا دے چه زمونږه په شبقدر کښے د ایریګیشن ټیوب ویل دے او کلاس فور ترینه ریټائرډ شوے دے او اوس محکمے والا وائی چه په دے باندے مونږه د ضلعے د هر ځائے نه کلاس فور اغستے شو، ما ورته وئیل چه نه، لوکل سړے به اخلئ چه هغه هر وخت ټهیک ټهاک وی خو هغوی وئیل چه نه مونږه به ئے د ډسټرکټ نه اخلو نو په دے بابت کښے زهٔ دا وایم جی که د بل ځائے کلاس فور راغلو نو بیا به هر وخت ټیوب ویل بند وی۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی پرویز خان، خدائے د ورته تکړه کړه خو اودرېږه چه دا محمود عالم صاحب هم واورو۔ خبره د ټانک نه شبقدر او کوم کوم ځائے ته لاړه او د بندیدو نه کلاس فور ته راغله۔ جی محمود عالم صاحب۔

جناب محمود عالم: مہربانی جناب سپیکر، کہ آپ نے ٹائم دے دیا ہے اور یہی مسئلہ ہمارے کوہستان میں بھی ہے کہ دوسرے ضلعوں سے کلاس فور کو لاکر لگایا جاتا ہے۔ خدا کی قسم سپیکر صاحب، ہمارے کوہستان کے ساتھ یہاں سوتیلی ماں جیسا سلوک کیا جارہا ہے اور ہم حکومت بنچز پر بیٹھ کر بھی پریشان ہیں اور سوچ رہے ہیں کہ ہم اپوزیشن میں بیٹھ جائیں۔ ایسا سلوک تو آپ اپوزیشن کے ساتھ بھی نہیں کرتے جو ہمارے ساتھ کر رہے ہیں۔۔۔۔

(تالیاں)

آوازیں: آجائیں، آجائیں۔

جناب محمود عالم: یقین کریں جناب سپیکر صاحب، کہ پبلک ہیلتھ کے اندر بائیس ویکنسیاں تھیں اور نو نئے اپوائنٹمنٹ ہوئی ہیں، میرا یہ ضمنی کوئسچن ہے جناب سپیکر صاحب، کہ بائیس پوسٹیں ہیں جن پر پبلک ہیلتھ کے اندر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمود عالم صاحب۔

جناب محمود عالم: صوابی، مردان اور چارسدہ سے نوبندوں کو لاکر ہمارے کوہستان میں پبلک ہیلتھ کے اندر اپوائنٹ کیے گئے ہیں اور اس کے بارے میں کیا وجہ ہے؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمود عالم خان صاحب۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ In order ہو جائیں۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ خاموش ہو جائیں۔ محمود عالم خان صاحب! آپ بات سنیں، دیکھیے اریگشن محکمے کے بارے میں سوالات ہو رہے تھے اور آپ پبلک ہیلتھ کی طرف چلے گئے۔ یہ تو ورکس اینڈ سروسز کے ساتھ ہے۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر، ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پرویز خان خٹک صاحب۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب محمود عالم: جناب سپیکر صاحب! بائیس پوسٹوں کو چھپایا گیا ہے، پتہ نہیں کدھر سے وہ بندوں کو لانا چاہتے ہیں اور وہ ہمارا حق بنتا ہے اور اس پر لوگ کہیں اور سے لگائے جائیں گے (تالیاں) یہ ہمارا جائز حق بنتا ہے۔ ہمارے ساتھ سراسر ناانصافی ہے اور جب تک یہ فیصلہ نہیں ہوتا ہم اپوزیشن بنچوں پر بیٹھیں گے (تالیاں) کیونکہ حکومتی بنچوں پر بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

(تالیاں)

آوازیں: آجائیں،آجائیں،ادھر آجائیں۔

جناب سپیکر: پرویز خان! مفتی جانان صاحب کا جو مسئلہ ہے-----

جناب عبدالستار خان: ہم محمود عالم صاحب کی تائید کرتے ہیں اور یہ ہمارے ساتھ بھی ہو رہا ہے۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب محمود عالم: ہمارے ساتھ سراسر ناانصافی ہو رہی ہے-----

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: اس کے بعد۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اس کے بعد،آپ بیٹھ جائیں۔فی الحال محمود عالم صاحب۔تو آپ بیٹھ جائیں۔

(شور/تالیاں)

جناب سپیکر: پرویز خان خٹک صاحب! ہمارے مفتی جانان صاحب کا جو مسئلہ ہے-----

جناب محمود عالم: جناب ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: وہ مفتی جانان صاحب کے سوال کا پہلے جواب دے دیں تو اس کے بعد آپ اس ایشو کو اٹھائیں لیکن طریقے سے۔اگر آپ اس طریقے سے چلیں گے تو لوگ آپ کو کیا سمجھیں گے؟ آپ اپنے رولز کا خود خیال نہیں کرتے۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر صاحب، زما په خیال محمود عالم صاحب سره بے شکه زیاتے شوے دے-----

جناب سپیکر: دا پریږده جی، هغه به وروستو کوئ، اول د مفتی جانان صاحب د سوال جواب ورکړه۔

وزیر آبپاشی: ایریگیشن ډیپارټمنټ ئے نه دے کړے، پکار نه ده چه کلاس فور د بلے ضلعے نه یا نور خلق د بهرتی کړی۔ دا د ایم پی ایز حق دے، زۀ همیشه د دے په حق کښے خبره کومه جی۔ دویمه خبره چه کومه د ټیوب ویلز ده نو دا د ایریگیشن ډیپارټمنټ کار دے چه مونږه تاسو ته ټیوب ویل مرمت کړو او تیار ئے درته اوساتو نو زما دا یقین دے چه د ایریگیشن ټیوب ویلز ټولے مرمت دی او کارکردگی ئے ټهیک ده که چرته ټیوب ویلز خراب وی او که څه پکښے مسئله

وی نو ستاسو ایکسین به زۀ Depute کړم، تاسو سره به لاړ شی او هغه ټول مرمت به درته اوکړی او که د بجلئ د وولټیج مسئله وی نو هغه د هیڅ چا په وس کښے نه ده او هغه زمونږه د ټولو یو شان پرابلم دے، هغه د ټولے صوبے او د ټول پاکستان پرابلم دے او که دلته کښے داسے څه پرابلم وی نو تاسو هر وخت مونږ ته راتلے شئ او ټیوب ویلز زمونږ کار دے چه هغه به روانے ساتو او که د لاء اینډ آرډر هلته کښے خبرے نه وی نو تاسو لوکل ایم پی اے یئ او دا ستاسو زمه واری ده۔ ایکسین ته به زۀ اووایم که د لاء اینډ آرډر بهانه ئے کړے وی، هغه به خامخا ټیوب ویل سټارټ کوی او هغه بند نه شی پاتے کیدے۔ بله جی د ټولو نه ضروری خبره چه اسمبلئ کښے مخکښے هم د یو قرارداد یا د یو بل په شکل کښے شوے وه چه د پبلک هیلتھ ټیوب ویلز باندے چه کومه بهرتی شوے ده نو هغه یو آپریټر دے او دویم دریم اوس نشته دے ځکه چه ټیوب ویل بغیر د دریو کسانو نه شی چلیدے، آپریټر، چوکیدار او لائن مین نو هغه چه کوم د پائپونو والز وغیره بدلوی نو دغه شان ایریګیشن کښے هم مونږ ته پرابلم دے چه یو یو کس پرے بهرتی وی او ډیرے ټیوب ویلے داسے دی چه په هغے باندے هډو بهرتی نشته دے نو زما خیال دے چه تاسو داسے یو دغه پاس کړئ چه ټیوب ویلز د دریو کسانو نه بغیر څنګه چلیدے شی؟ که چوکیدار نه وی نو مشینان رانه پټیږی، ټرانسفارمر رانه پټیږی او زما په ریکارډ کښے ده چه نیمه میشنری خلقو پټه کړه او چه ټپوس کوؤ نو وائی چه هلته موجود څوک نشته دے نو داسے یو متفقه فیصله مخکښے هم شوے ده لیکن عملدرآمد پرے نه کیږی۔ زما په ایریګیشن ډیپارټمنټ کښے په نوشهره او پشاور کښے کم سے کم چھ سو پوسټونه خالی دی، شپږ سوه پوسټونه په ټیوب ویلز کښے خالی دی، دغه شان په ټولو ضلعو کښے خالی دی۔ ما دوه ځله کیس واستولو چه فنانس ډیپارټمنټ د هغے Approval راکړی خو تر اوسه پورے ئے Approval نه دے راکړے۔

*<u>جناب سپیکر:</u> میں آپ کو ایک بات وضاحت سے کہتا ہوں کہ آپ کیبنٹ میٹنگ میں ہوتے ہیں تو آپ لوگ کیا کرتے ہیں؟ (تالیاں) ایک منٹ، آپ ہر چیز ہاؤس کو لاتے ہیں۔ یہ سارے ایڈمنسٹریٹیو پرابلمز ہیں اور آپ ادھر بیٹھ کر آپس میں خود ہی فیصلہ کر لیں۔ ابھی ثاقب خان نے بھی کہا کہ ادھر بھی ٹیوب ویل بند ہے اور آپریٹر نہیں ہے، کلاس فور نہیں ہے، محمود عالم صاحب بھی رو رہے ہیں،*

سارا ہاؤس رو رہا ہے تو Kindly اس کو Seriously لے لیں۔ یہ ایشوز ایسے ہیں کہ آپ کب تک اس پر آنکھیں بند رکھیں گے۔

<u>وزیر آبپاشی:</u> جناب سپیکر، اگر ہم خط لکھتے رہے اور جواب نہیں دیا جاتا تو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، بس Next کیبنٹ میٹنگ میں یہ سارے چیزیں اٹھالیں۔آگے جی، آگے ملک قاسم خان خٹک صاحب، کوسچن نمبر 470۔

* 470 ۔<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی سیلاب سے متاثرہ علاقوں کیلئے فنڈ مختص کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(I) 2005 سے لیکر تاحال سیلاب کیوجہ سے کن کن علاقوں میں کتنا نقصان ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(II) فلڈ ریلیف کی جو رقم وصول کی گئی ہے، وہ کب، کہاں اور کس طرح استعمال کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی):</u> (الف) محکمہ آبپاشی صوبہ سرحد سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے کام کا سروے اور تخمینہ لاگت بناکر صوبائی حکومت کو فنڈ مختص کرنے کیلئے ارسال کرتا ہے۔اس ضمن میں فنڈ فنانس ڈیپارٹمنٹ اور پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ صوبہ سرحد مختص کرتے ہیں۔

(ب) (I) سیلاب سے جن جن علاقوں میں نقصان ہوتا ہے، اس کی تفصیل محکمہ مال صوبہ سرحد تیار کرتا ہے۔ جہاں تک فلڈ اینڈ ڈرینج سرکل پشاور کا تعلق ہے تو وہ صرف فلڈ سے متعلقہ کاموں کو عملی جامہ پہناتا ہے۔

(II) فلڈ ریلیف فنڈ کے استعمال کی تمام تفصیل محکمہ مال، ریلیف کمشنر صوبہ سرحد سے حاصل کی جاسکتی ہے۔فلڈ اینڈ ڈرینج سرکل پشاور کو فلڈ ریلیف کی مد میں کوئی فنڈز موصول نہیں ہوئے ہیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Any supplementary?

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> جی ہاں۔جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے جناب منسٹر صاحب سے چونکہ میں نے یہ کوسچن اسلئے کیا تھا کہ کرک بھی آپ کے علم میں ہے کہ سیلاب زدہ علاقہ ہے اور جس طرح ٹانک، لکی مروت، ڈی آئی خان میں رود کوہی کی سکیم بنی ہے تو میں آپ کی وساطت سے ریکویسٹ کرونگا کہ وہ اس میں کرک کو شامل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ بڑی سکیم بنائیں؟

جناب سپیکر: جی پرویز خان خٹک صاحب، آنریبل منسٹر فار اریگیشن، پلیز۔
جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، جب بھی میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر: جی، منور خان۔ آپ بھی بولیں لیکن ان کے بعد۔ جی، آپ جواب دے دیں۔
جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں منسٹر صاحب سے یہی رود کوہی کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ لکی مروت کا ذکر اس میں ہے تو سر، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر جو بلڈوزر گئے تھے لیکن ابھی تک ہمیں اس کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں کہ وہ کون تقسیم کر رہے ہیں اور کس کے ذمہ ہیں؟ کم از کم وہاں پر لوکل ایم پی سے تو یہ معلومات کی جائیں کہ کہاں چاہیئے بلکہ یہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہاں یہ بک رہے ہیں سر، جو بلڈوزر کے Hours ہیں، گھنٹے ہیں تو وہ آپس میں میرے خیال میں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی، جناب پرویز خان خٹک صاحب۔
جناب منور خان ایڈوکیٹ: تقسیم ہو رہے ہیں تو اس سلسلے میں منسٹر صاحب اس میں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: آج ایجنڈا بہت Heavy ہے جی، تھوڑا تھوڑا آپ بھی بولا کریں، Only ضمنی سوال کیا کریں۔ جی خٹک صاحب بسم اللہ۔
وزیر آبپاشی: جناب سپیکر صاحب، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کیا چیز بہتر ہے؟ میرے بلڈوزر تو بند پڑے ہیں اور ہم نے Rent out بند کر دیا ہے۔ میں جب سے منسٹر بنا ہوں تو مجھے پتہ نہیں کہ یہ جو آپ کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔
جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب! یہ ایسا ہے کہ۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی ایک منٹ، ملک قاسم خان کا جو ضمنی سوال تھا تو پہلے ان کا جواب دے دیں۔ پہلے Mover ہیں، Mover کا جواب پہلے دے دیں۔
وزیر آبپاشی: د خټک صاحب بل څه سوال وو او هغوی پکښې بله خبره شروع کړه۔ دا رود کوهی سکیم Last year ګنډا پور صاحب پیش کړے وو او په اے ډی پی کښې مونږه هغه راوستے دے، د دوئ ضلع پکښې نشته دے نو زهٔ دوئ ته یقین ورکوم چه Next year کښې چه کوم بجټ جوړیږی او کومه اے ډی پی راځی نو انشاء الله ستاسو ضلع به پکښې راولو جی۔
جناب سپیکر: جی جناب حافظ اختر علی صاحب، سوال نمبر 494۔

* 494 ۔ حافظ اختر علی: کیا وزیر آبپاشی و توانائی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان میں سنگاؤ ڈیم 07-2006 کے اے ڈی پی میں شامل تھا؛

(ب) مذکورہ ڈیم پر کام ابھی تک کیوں شروع نہیں کیا گیا؛

(ج) آیا حکومت مذکورہ ڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ڈیم آبنوشی کیلئے تجویز کیا گیا تھا اور محکمہ ورکس اینڈ سروسز کے سالانہ ترقیاتی پروگرام سال 07-2006 میں اس سکیم کیلئے 3.582 ملین روپے مختص کیے گئے تھے۔ بعد میں مذکورہ سکیم کو قابل عمل مطالعہ اور تفصیلی ڈیزائن (Review of Feasibility Report And Detail Design) کیلئے سمال ڈیمز آرگنائزیشن پشاور کو ٹرانسفر کیا گیا، جس کیلئے مشاورتی کمپنیوں / کنسلٹنٹ سے فنی و مالیاتی تجاویز طلب کی گئیں۔ بعدازاں تجاویز اور تفصیلی ورکنگ پیپرز تیار کر کے چیف انجینئیر پبلک ہیلتھ پشاور کو متعلقہ فورم مشاورتی فرموں کے چناؤ کیلئے محکمانہ کمیٹی (DCSC) سے منظوری کیلئے مورخہ 30 مئی 2008 کو بھیجا گیا۔ مجوزہ مشاورتی فرموں کے چناؤ کیلئے محکمانہ کمیٹی (DCSC) کی میٹنگ مورخہ 24 مارچ 2009 کو منعقد ہوئی جس میں ان تجاویز کو رد کیا گیا کیونکہ صرف دو فرموں نے اپنی فنی و مالیاتی تجاویز بھیجی تھیں اور تجویز دی کہ دوبارہ مشاورتی فرموں سے تجاویز طلب کی جائیں جس کیلئے سمال ڈیمز آرگنائزیشن نے دوبارہ مشاورتی فرموں سے فنی و مالیاتی تجاویز طلب کر لی ہیں۔

(ج) جی ہاں، مذکورہ ڈیم کی تفصیلی قابل عمل رپورٹ اور تفصیلی ڈیزائن کی تیاری کے بعد ہی اس پر کام فنڈز کی دستیابی کی صورت میں شروع کیا جائے گا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، بس زۂ د جواب نه مطمئن یم جی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

مفتی کفایت اللہ: پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب سپیکر: اودریږه جی۔ ملک قاسم خان صاحب، ستاسو بل یو سوال پاتے شوے دے، سوال نمبر 641۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه۔ جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دے نه مطمئن یئے که څه ضمني سوال پکښے شته دے۔

ملک قاسم خان خٹک: یره دا خو د فنانس سره تعلق ساتی او زما خیال دے چه وزیر خزانه صاحب نشته دے نو دا د ډیفر کړے شی، ما ته به جواب څوک راکوی؟

جناب سپیکر: دے سره خو ملک قاسم خان صاحب، څه لوئے تفصیلات راغلی دی۔

ملک قاسم خان خٹک: دا خو چه منسټر صاحب وی نو-----

جناب سپیکر: دا سوال به بیا تاسو ته بل نه راځی، دا به ځان سره بیا بله ورځ راوړئ۔

ملک قاسم خان خٹک: چه ما ته پته اولګی نو دا سوال د بیا نه راوړی۔ زما سوال چه په ایجنډه باندے وی نو انشاء الله زۀ به دا خپل کوئسچن راوړم ځکه چه په دیکښے ډیر سپلیمنټریز دی۔

جناب سپیکر: په دے یو کوئسچن باندے دومره خرچ راغلے دے کنه جی-----

ملک قاسم خان خٹک: شکریه، جناب والا۔

جناب سپیکر: یو لاکھ روپئ په دے یو کوئسچن باندے خرچه راغلے ده۔

## غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

621 ۔جناب احمد خان بہادر: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اگست 2006 میں مردان میں سیلاب آیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کیلئے اس وقت کے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ نے امداد دینے کے اعلانات کیے تھے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کی امداد کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ امداد متاثرین کو ملی ہے یا نہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): (الف) درست ہے۔

(ب) وزیر اعظم کی طرف سے امداد کا اعلان ہوا تھا لیکن رقم فراہم نہیں کی گئی ہے۔

(ج) صوبائی ریلیف کمشنریٹ کی وساطت سے جو امدادی رقم متاثرین سیلاب کیلئے وصول ہوئی تھی، تقسیم کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

270 ۔جناب محمد زمین خان: کیاوزیر آبپاشی وتوانائی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ حکومت زراعت کی ترقی اور بہترپیداوار کیلئے فصلوں کو پانی کی بروقت فراہمی کیلئے محکمہ آبپاشی کے ذریعے ہر سال قومی خزانہ سے خطیر رقم خرچ کررہی ہے;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ محکمہ آبپاشی زرعی زمینوں کو سیلاب سے بچانے کیلئے مختلف مدوں میں رقم خرچ کرتی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 2001 سے تاحال حکومت نے ملاکنڈ ڈویژن میں اے ڈی پی، پی ایس ڈی پی اور لائینگ پی ایس ڈی پی (Rehabilitation)، ڈیرا ٹو پروگرام، نرپ پروگرام اور تعمیرومرمت، نان اے ڈی پی کے مد میں کتنی رقم خرچ کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ملاکنڈ ایریگیشن ڈویژن میں 2001 تاحال تعمیرومرمت کی مد میں خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل ضمیمہ (ب) میں ملاحظہ ہو۔

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چند معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں محمد ظاہر شاہ خان صاحب، ظاهر شاه خو نا ست دے ، دا د هغه بله ورځ خبره وه چه هغه ساؤنډ سسټم نه وو ، دا ټول هغه دی ، اور مولوی عبیداللہ صاحب، ظاہر شاہ صاحب، سید صابر شاہ اور کشور کمار صاحب، یہ اس دن کی ہیں جس میں آپ نے Applications بھیجی تھیں۔آج جو نئی درخواستیں آئی ہیں، ان میں اکرم خان درانی صاحب، جناب احمد خان بہادر صاحب، محترمہ ستارہ ایاز بی بی صاحبہ، جناب زمین خان صاحب اور جناب شیر اعظم خان وزیر صاحب نے 25 فروری 2010ء کیلئے جبکہ جناب راجہ فیصل زمان صاحب نے 25و26 فروری 2010ء کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

مفتی کفایت اللہ: پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: او دریږئ، د رکومه موقع جی، لږ کښینئ۔

## مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan. One Privilege Motion. Item No. 5. 'Privilege Motions': Abdul Akbar Khan, to please move his privilege motion No. 87.

Mr. Abdul Akbar Khan; Thank you, Janab Speaker.

جناب سپیکر: تھوڑی سی گزارش ہے کہ ایجنڈا بھی زیادہ ہے اور بارش بھی ہو رہی ہے تو پولیس کے جتنے-----

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے سر، تو پھر آپ Adjourn کر لیں۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ، عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: "جناب سپیکر! صوبائی اسمبلی نے اکتوبر کے اجلاس میں ملازمین کے ریگولرائزیشن کا ایکٹ پاس کیا تھا اور پانچ مہینے گزرنے کے باوجود ابھی تک حکومت نے ان ملازمین کی بحالی کا نوٹیفیکیشن جاری نہیں کیا ہے، حکومت اور چیف سیکرٹری کے اس اقدام سے ساری اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا میری اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور ایک ہفتہ کے اندر اس کو جوڈیشل کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ سزا دی جاسکے"۔

جناب سپیکر! آپ یقین کریں کہ مجھے شرم آ رہی ہے کہ میں یہ پریویلج موشن اس ہاؤس میں پیش کر رہا ہوں، یہ میرے ذاتی Privilege breach کی بات نہیں ہے کہ میرا کوئی Privilege breach ہوا ہے، جناب سپیکر، یہ ایک سو چوبیس ممبران کی جو یہاں پر اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں، یہ سب کا پریویلج ہے۔ جناب سپیکر! پھر بھی شاید میں کچھ انتظار کرتا لیکن یہ اخبار کے ایک کالم میں اس کی پوری ہسٹری آئی ہے اور میں وہ زیادہ نہیں پڑھنا چاہتا لیکن جناب سپیکر، اگر راستے میں ٹریفک پولیس کسی رکن اسمبلی کی گاڑی کو رکنے کا اشارہ دے دے تو اس کا استحقاق مجروح ہو جاتا ہے، اگر کوئی آفیسر یا باقی صوبائی اسمبلی کے ممبر کو انتظار گاہ میں بیٹھنے کو کہیں تو اس کا اسحقاق مجروح ہوتا ہے، اگر اسمبلی کی کارروائی اخبارات میں رپورٹ کرتے ہوئے رپورٹر سے کسی رکن اسمبلی کا نام رہ جائے تو اس کا استحقاق مجروح ہوتا ہے، کنٹریکٹ ملازمین کی مستقلی کے معاملے میں حکومت کی مشینری نے پورے ایوان کی کارروائی کو پس پشت ڈال دیا ہے جناب سپیکر، اسلئے مذکورہ معاملے میں پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور جناب سپیکر، میں اور بھی زیادہ نہیں پڑھنا چاہتا لیکن آپ کے متعلق ہے، دوسری بات یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ میں سپیکر کے چیمبر میں، سٹینڈنگ کمیٹیوں میں، سب کمیٹیوں کے شعبے میں اور پارلیمانی پارٹی کے سربراہوں

کے پاس اپنے فیصلوں پر عملدرآمد کا جائزہ لینے کیلئے کوئی موثر طریقہ کار کیوں نہیں؟ جناب سپیکر، یہ بہت اہم بات ہے، ہم یہاں پر قانون سازی کرتے ہیں اور اگر ہم قانون سازی کرتے ہیں تو یہ اختیار ہمیں آئین نے دیا ہوا ہے کہ یہ اسمبلی قانون ساز ہے، یہ اسمبلی قانون بنائے گی اور ایگزیکٹیو اس قانون پر عملدرآمد کرے گی اور جوڈیشری اس کی Interpretation کرے گی، ہمارا یہ Basic انسٹی ٹیوشن ہے جو اس ملک کیلئے، اس صوبے کیلئے قانون بناتا ہے۔ اب جناب سپیکر، اگر ایک شخص اس اسمبلی کے بنائے ہوئے ایک قانون کو پانچ مہینے تک پس پشت ڈال کر اس پر عمل نہیں کرتا تو اس کا مطلب ہے کہ وہ نہ صرف قانون کی خلاف ورزی کر رہا ہے بلکہ وہ آئین کی بھی خلاف ورزی کر رہا ہے کیونکہ ہمیں یہ اختیار آئین نے دیا ہے اور جو شخص آئین کو Abrogate کرتا ہے تو اس کی سزا پھانسی ہے۔ جناب سپیکر، میں نے تو صرف استحقاق کمیٹی کا ذکر کیا ہے جناب سپیکر! آنریبل ممبرز یہاں پر اسمبلی میں ایک سوال یا ایک موشن لاتے ہیں، آپ اس کو ایڈمٹ کرتے ہیں اور یہاں پر وہ پیش کرتے ہیں اور آنریبل منسٹر اس کا جواب دے دیتے ہیں، کمٹمنٹ کرتے ہیں، ایشورنس پر ایشورنس دے دیتے ہیں جناب سپیکر، یہ تو ایکٹ ہے اور یہ ایکٹ ایسا بھی نہیں ہے کہ کوئی پرائیویٹ ممبرز بل کسی ممبر نے لایا تھا، یہ ایکٹ ایسا بھی نہیں ہے، یہ بہت ہی میجارٹی سے پاس ہوا تھا، یہ تو Unanimous پاس ہوا تھا اور حکومت کا ایکٹ تھا، حکومت کا ایکٹ تھا اور ساری اسمبلی نے With amendments اس وقت جو Move کئے گئے تو وہ بھی گورنمنٹ کے Consensus سے Move کیے گئے۔ جناب سپیکر! افسوس کا مقام ہے کہ وہ کونسا شخص ہے جو اس سارے ایوان کا، سارے منتخب نمائندوں کا، جو ایک قانون سازی کرتے ہیں اور اس کے بنائے ہوئے قانون کی دھجیاں بکھیرتا ہے؟ جناب سپیکر! پھر ہم کیوں قانون سازی کریں؟ جناب سپیکر، ہم پھر اسمبلی میں کیوں آئیں؟ جناب سپیکر، پھر اسمبلی میں ہم کسی کی بات کو کیوں اٹھائیں؟ (تالیاں) جناب سپیکر، یہاں پر ہم جب تحریک التواء لاتے ہیں تو اپنے علاقوں، اپنے حلقوں کے عوام کی مشکلات اسمبلی میں پیش کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، میں کیا کہوں؟ مجھے بھی یہاں بائیس سال ہو گئے ہیں جناب سپیکر، میں نے کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ ایک شخص اس اسمبلی کے بنائے ہوئے قانون کو، اس اسمبلی کے بنائے ہوئے ایک ایکٹ کو پانچ مہینے تک اپنے پاس دبا کر رکھے اور اس پر نوٹیفکیشن جاری نہ کرے۔ جناب سپیکر، ایسے لوگ ہیں جو نو مہینے سے تنخواہ بھی نہیں لے رہے ہیں، کام کر رہے ہیں لیکن تنخواہیں نہیں لے رہے ہیں۔ ایسے لوگ ہیں جن کو ابھی تک ریگولرائزیشن کا لیٹر نہیں ملا ہے، نوٹیفکیشن نہیں ہوا ہے۔ ہمارے سیکنڈری ایجوکیشن کے جو منسٹر ہیں،

ان کا مشکور ہوں کہ ایس ای ٹی کا تو انہوں نے کر دیا ہے لیکن سر، لیکچررز اور باقی جو ہیں، ان کا ابھی تک کچھ نہیں ہوا ہے۔ کیا جناب سپیکر، پھر ہم ان لوگوں کیلئے کورٹ جائیں گے؟ ہم پھر عدالت میں جائیں گے اور عدالت اگر ہمیں کہیں کہ جب تو اپنے قانون پر عملدرآمد نہیں کر سکتا، جب تو اپنے بنائے ہوئے قانون پر عملدرآمد نہیں کرا سکتا تو میرے پاس کیوں آتے ہو؟ (تالیاں) جناب سپیکر، انتہائی افسوس کا مقام ہے اور شاید گورنمنٹ کو اس کا پتہ نہیں ہوگا، اگر پتہ ہو تو خدارا، خدارا ان لوگوں پر نہیں، اس سارے ہاؤس اور اس صوبے پر رحم کیجیئے، اس سارے ایوان پر رحم کیجیئے۔ کل آپ کا یہ ایک ٹیسٹ ہے، اگر آج آپ کے ایک قانون کی اس طرح دھجیاں بکھیری جارہی ہیں تو کل آپ کی سٹینڈنگ کمیٹی کیوں یہاں سفارش کرے گی؟ اس کا بھی یہی حال ہوگا۔ جناب سپیکر، آپ کے چیمبر میں ہم سے وعدہ کیا جائے گا، اس کا بھی یہ حال ہوگا اور آنریبل منسٹر اگر ہمیں اس ہاؤس میں ایشورنس دیں گے، پھر اس کا بھی یہ حال ہوگا تو پھر ہم کدھر جائیں گے اور کس کے پاس جائیں گے؟ اسلئے جناب سپیکر، میری درخواست ہوگی کہ کم از کم ایک شخص کو ٹارگٹ کیا جائے اور بہتر ہوگا کہ اس چیز کو جوڈیشری کمیٹی میں، پہلے استحقاق کمیٹی میں لیا جائے اور جوڈیشری کمیٹی میں اگر آپ نے تین مہینے تک اس کو سزا دیدی جناب سپیکر، تو پھر کوئی مائی کا لعل اس طرح حرکت نہیں کر سکے گا (تالیاں) اور میری ایک اور تجویز ہے۔ جناب سپیکر، میری ایک اور تجویز ہے کہ وہ جو پاور Exercise کرتے ہیں، وہ آئین کے تحت Exercise نہیں کرتے۔ بیوروکریسی جو ایک پاور Exercise کرتی ہے تو وہ قانون کے تحت نہیں کرتی، وہ رولز آف بزنس کے تحت کرتی ہے اور جناب سپیکر، Being a Chairman of the Law Reforms Committee، جناب سپیکر، Subordinate legislation آپ کے اختیار میں ہے۔ آپ خدارا ان منسٹر کو اور اس سیکرٹری کے جو 'Words' ہیں، سیکرٹری کا جو 'Word' جہاں پر رولز آف بزنس میں ہے تو اس کو Substitute کر دیں اور اس پر منسٹر کا نام لکھا جائے۔ اس پر منسٹر کا نام لکھا جائے تاکہ (تالیاں) تاکہ ہمیں پھر اس کے پاس جانا نہ پڑے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ٹریژری بنچز سے-----

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، آنریبل سینیئر منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اتنی مفصل تقریر اور اتنے اچھے الفاظ کے ساتھ انہوں نے جو فرمایا ہے تو اس کو کون روک سکتا ہے؟ میری سر، صرف ریکویسٹ یہ ہوگی کہ اگر اس میں یہ امنڈمنٹ کر دیں کہ انہوں نے جو کہا ہے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ جہاں استحقاق کا، سچی بات ہے کہ جہاں پر غلط ہے تو اس کو ٹھیک کیا جائے مگر یہ جو ایک ہفتے میں جوڈیشل کمیٹی کا لکھا ہے، اگر یہ Amend کر کے پھر دیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، بے شک جائے اور۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو۔ جناب سپیکر، میں مشکور ہوں منسٹر صاحب کا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): لیکن یہ Amendment, with the amendment۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر! اگر پریویلج کمیٹی اس کو Consider کرے کہ یہ واقعی ان ایک سو چوبیس ممبران کا پریویلج Breach ہوا ہے تو پھر اس کے بعد جو پریویلج کمیٹی میں جوڈیشل کمیٹی ہوگی۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): وہ اس کے بعد ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر، With amendment۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے جی۔ Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو۔ جناب سپیکر، میں آپ کا اور منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! آپ تو کچھ اور کہہ رہے تھے، ابھی کچھ اور طرف معاملہ لے گئے۔ جی دوسرا بھی آرہا ہے۔

## تحریک التواء

Mr. Speaker: 'Adjournment Motions': Malik Qasim Khan Khattak Sahib, to please move his adjourned motion No. 142. Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ، جناب سپیکر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ "جناب سپیکر! معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم اور مفاد عامہ کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ صوبہ سرحد میں مہنگائی اور بے روزگاری نے قوم کو مشکلات سے دوچار کر دیا ہے۔ عوام کی معمول کی زندگی مہنگائی اور بے روزگاری نے اجیرن کر دی ہے، لہٰذا اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے"۔

جناب سپیکر: جی۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا ! دا د چا نه پټه نه ده، نن چه د مهنګائی کوم صورتحال دے ، دا خو عوامی حکومت دے ، زمونږ خو دا نعره وه ، 'روٹی، کپڑا اور مکان' ، مونږ به بجلی مفت درکوؤ، مونږ به دا کوؤ او مونږ به دا کوؤ او نن بل طرف ته ګوره ، یو چوکیدار ، مونږ سره خپل ګاونډیان چه بهر روټئ اخلی ، په خپله تنخواه ئے دوه روټئ نه کیږی نو دا ډیره اهم مسئله ده۔ غریب تباه دے ، ورځ په ورځ باندے چه مونږ کوم څه یعنی دغه مسئله باندے اسمبلئ ته، زهٔ د ټول هاؤس ممبرانو ته دا ریکویسټ کوم چه د دغے څه حل د رااوځی چه دا مهنګائی په کوم انداز باندے نن ورځ په ورځ روانه ده، چینی ما پخپله باندے سو روپے کلو، خپله سوچ کوه چه په سو روپئ کلو چینی وی، د روټئ څه پوزیشن دے او کوم ځائے ته رسیدلے ده؟ دا سے غوړی، چه کوم اشیائے خوردنی دی نو Essential commodities دی نو هغه دے حد ته رسیدلے دی چه د انسان د استطاعت نه بهردی، نو زهٔ ریکویسټ کوم دے هاؤس ته چه زما دا تحریک التواء د ایډمټ شی او په دے باندے د Detailed بحث اوکړی او اسمبلی د د دے حل را اوباسی تهینک یو۔

جناب سپیکر: جی ٹریژری بنچز سے کون؟ ٹریژری بنچز، کدھر ہیں فوڈ منسٹر صاحب؟ جی بشیر احمد بلور صاحب، سینئیر منسٹر صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا چه څنګه دوئ خبره اوکړه ، دا حکومت چه دے ، زهٔ وایم زمونږ پرابلم هم دا وو چه دا کوم زوړ 2001 کوم آرډیننس وو ، هغے کښے مجسٹریسی نظام ختم شو، نو هغه خلقو باندے چه بازارونو کښے هر څه کیږی، نو څوک لاس پرے نه شی اچولے ، قانون کښے Defect وو۔ اوس تاسو ته پته ده، مونږ هغه واپس کوؤ انشاء اللّٰه، دا مجسٹریسی نظام به هم راځی خو

حالات داسے دی چه دا خالی پیښور کښے یا زمونږ صوبه کښے مهنگائی وی، نو بیا مونږ منو، چرته صرف پاکستان کښے مهنگائی وی، مونږ منو خو دا خو ټوله دنیا کښے Recession راغلے دے، په دے وجه باندے مونږ ته د دے، تاسو ته زهٔ دا عرض اوکړم چه ټوټل بتیس ملین ټن غنم مونږ ته هر یو کال پکار وی او هغے کښے په خپله صوبه کښے صرف لس لکهه ټنه مونږ پیدا کوؤ او باقی بائیس لاکهه ټن مونږ د پنجاب یا د بهر نه غواړو۔ زمونږ دا چینی چه دی، چینی دس لاکهه ټن زمونږ ضرورت دے او زمونږ صوبه صرف چار لاکهه ټن چینی پیدا کوی، شپږ لکهه ټنه چینی مونږ د بهر نه غواړو، نو مونږ د دے د پاره خوږاړو چه دا سی آر بی سی خدائے د اوکړی چه دا نهر، او زمونږ د پاره چه کوم د هغوی فیصله کړے ده، مرکزی حکومت چه دا اوکړی نو انشاء الله مونږ به خپله غله کښے خود کفیل شو، نو مونږ یقین لرو چه مونږ به په دا قابو کړو او دا بالکل منم چه مهنگائی ده، بے روزگاری ده، لوډ شیډنګ دے، دا منو چه د ګیس لوډ شیډنګ دے خو دے وخت کښے زمونږ صوبه، یو داسے Insurgency کښے مونږ روان یو او ما سره ریکارډ پروت دے جی، د دے نه پس څه خبره کیږی، نو زهٔ ریکارډ ښودلے شم چه مونږه د خپل اے ډی پی نه ایک ارب، پچیس کروړ روپئ یو ورکړے دی د خپل د Insurgency علاقو د پاره، د ملاکنډ ډویژن د پاره او بیا زمونږ دے خپل پولیس او دا شهیدانو باندے، نو مونږه خپل کوشش دا کوؤ چه مهنگائی او بے روزگاری کمه شی خو تاسو پخپله، زمونږ ایریګیشن منسټر صاحب اووئیل چه زمونږ تقریباً چهه سو که سات سو ټیوب ویلز آپریټرز چه دی، هغه ایس این ای مونږه لیږلے ده خو فنانس منسټر نه راځی او چه فنانس منسټر راشی نو مونږ به هر څه، دا د خدائے فضل دے، زمونږ لس اربه روپئ د بجلئ هم راغلے او نورے به هم انشاء الله راځی خو لږ فیډرل ګورنمنټ ته هم زمونږ پته ده، زمونږ د اپوزیشن خلقو ته او اخبارونو کښے راغلی دی، Law in written چرته نشته چه 45% کټ فیډرل لګوی، نو په دے وجه باندے دلته زهٔ دوئ ته تسلی ورکوم چه حکومت پوره، مونږ ته پته ده، مونږ د دے عوامو سره یو، مونږ د عوامو نه راغلے یو، مونږه ته د ټولو تکلیفاتو پته ده او انشاء الله زمونږه د وسه چه هر څه کیږی نو مونږه به ئے کوؤ۔

جناب سپیکر: تسلی موا وشوه جی؟

ملک قاسم خان خٹک: تاسو هاؤس ته اووایئ چه آیا په مهنگائی او په بیروزگاری باندے دا هاؤس خبرے کول غواړی او که نه؟ 'Yes' یا 'No'، خیر دے هغه د اوشی۔

جناب سپیکر: هاؤس ته اووایو؟

ملک قاسم خان خٹک: بالکل۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the honourable Member may be admitted for detail discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion.

جناب سپیکر: ملک قاسم خان صاحب! تاسو خو دومره تیز آواز اوکړو چه مفتی صاحب د اوویرولو۔ (قہقہے) ما ورته کتل، هغه پاڅیدو روانیدو درنه۔ جی نگہت یاسمین اورکزئی بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میرا خیال ہے کہ اس کا گلہ خراب ہو گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: کال اٹنشن نوٹس نمبر 297۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری ایڈجرنمنٹ موشن پڑی ہوئی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پہلے سر، فیصلہ کر لیں۔

جناب سپیکر: وہ ایڈمٹ ہو گئی ہے، ایک ایڈمٹ ہو جائے اور آپ تو پرانے پارلیمنٹرین ہیں، آپ کو مجھ سے زیادہ پتہ ہے۔ نگہت بی بی۔

## توجہ دلاؤ نوٹس ہا

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں اس معزز ایوان میں آپ کی وساطت سے وزیر زراعت صاحب اگر متوجہ ہوں اور ان کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ ایگریکلچر

یونیورسٹی پشاور کے وائس چانسلر کی خالی آسامی پر ریٹائرڈ ہونے والے وائس چانسلر کی عبوری مدت کیلئے تعیناتی کی گئی ہے جو کہ یونیورسٹی ایکٹ (10) کی کھلی خلاف ورزی ہے کیونکہ موجودہ وائس چانسلر چار سال سے زیادہ عرصہ بطور وائس چانسلر گزار چکا ہے۔ مزید برآں وائس چانسلر کی خالی آسامی کیلئے اخبارات میں تشہیر کی گئی ہے لیکن موجودہ وائس چانسلر مذکورہ کا خالی آسامی کیلئے امیدوار ہونا نہ صرف قانون کی خلاف ورزی ہوگی بلکہ دیگر امیدواروں کے ساتھ ناانصافی بھی ہوگی اور آئین میں دیئے گئے بنیادی حقوق سے متصادم ہے، لہذا حکومت اس امر کی طرف توجہ کر کے اس کا تدارک کرے۔

جناب سپیکر! موجودہ وائس چانسلر چار سال پہلے یہاں پر تعینات ہوا تھا اور پھر اس کو Extension ملی۔ پھر جب دوبارہ اس کی مدت پوری ہوگئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، دو دفعہ Extension ہوئی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی، اس کی Extension ہوئی اور اس کے بعد جب دوبارہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب آپ کی تائید کرے گا اور تین دفعہ ہوئی۔ (قہقہہ)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، اس میں یہ ہے کہ دوسرے لوگ جو لائن میں اپنی ترقی کیلئے لگے ہوتے ہیں تو وہ کام اسلئے کرتے ہیں کہ آگے جا کر کوئی نہ کوئی ان کو ترقی ملے یا وہ کسی سیٹ پر بیٹھیں۔ جناب سپیکر، میں نہیں سمجھتی ہوں کہ اس شخص کا دوبارہ امیدوار ہونا جو ہے تو یہ آئین کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے اور ان اشخاص کے ساتھ جنہوں نے درخواستیں دی ہیں اور وہ اپنے آپ کو Eligible سمجھتے ہیں اس پوسٹ کیلئے؟ جناب سپیکر، اس بات پہ آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے یہ درخواست کروں گی کہ اس شخص کو اس لسٹ سے بھی نکالا جائے اور سیکرٹری آپ کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کی مدد کیلئے کچھ پوچھ رہا ہوں کہ کیا ریلیف دیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، مختصراً یہ کہ جو لوگ لائن میں اپنی تقرری اور ترقی کیلئے لگے ہوئے ہیں تو ان کیلئے یہ بہت زیادہ ظلم ہوگا اور وہ بہت Disheart ہوں گے۔ جناب سپیکر صاحب، جب ایک شخص چار سال گزار چکا ہے تو اس کو اب ریٹائرڈ ہو جانا چاہیئے کیونکہ حکومت نے صرف اتنی مدت دی ہوئی تھی بلکہ اس کو Extension بھی مل چکی ہے اور ابھی تک کام کر رہا ہے تو یہ کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ارباب ایوب جان صاحب۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر، زۀ دے سلسله کښے یوه خبره کول غواړم او هغه دا چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: کال اټنشن باندے ډیبیټ نه شی کیدے۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: نه جی، زۀ صرف دا وایم چه د نګهت بی بی خبرے سره زۀ اتفاق کوم ځکه چه دا آئینی او اخلاقی طور کهلم کهلا خلاف ورزی ده، ولے چه دے سره د نورو خلقو د ترقئ لارے هم بندے شی نو دا آئینی او اخلاقی طور باندے بهر ویستل پکار دی۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: ارباب صاحب! دا ستاسو د Jurisdiction لاندے راځی۔

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر صاحب، زۀ ستاسو مشکور یم او تاسو ته ښنګه چه پته ده نو زمونږ دے صوبه کښے او ټولو یونیورسټو کښے چانسلر چه دے نو هغه ګورنر دے او د یونیورسټو اختیارات چه دی نو هغه د ګورنر صاحب سره دی او زۀ د خپل هاؤس او د Respectable ممبرز ډیر زیات مشکور یم چه بعضے بعضے یونیورستو کښے هغوی امنډمنټ هم راوستو او هغه ډیر ښه امنډمنټس راغلل خو د کوم وخت پورے چه د وائس چانسلر د Extension او د نګهت بی بی سره زما سو فیصد اتفاق دے خو د دوئ Extension درے ځله شوے دے خو کله چه جنرل افتخار ګورنر وو نو هغه وخت کښے د هغوی یو طریقه کار وو او چونکه هغه چانسلر وو د یونیورسټو او د یونیورسټو ټول اختیارات چانسلر سره وی نو هغوی یو سرچ کمیټی جوړه کړه او هغے کښے څلور کسان هغوی Nominate کړل او دا ئے اووئیل چه وائس چانسلر چه کوم به Nominate کیږی یا هغه Select through this search committee به کیږی نو هغه کمیټی ته اختیارات لاړل او هغه کمیټی چه ده نو هغه اوس In power ده چه هغه د وائس چانسلر Appointment یا Extension ورکړی۔

جناب سپیکر: نو دا درے او څلور وانړه ځل به هغوی راروان وی او دیکښے څه خوبی ده؟

وزیر زراعت: جی دا خو ښنګه چه ما ستاسو په خدمت کښے عرض اوکړو جناب سپیکر، دا خو د جنرل افتخار د وخت نه دا خبره شروع ده او دا اوس فی الحال

ځنګه چه نګهت بی بی خبره اوکړه نو دا پوسټ په اخباراتو کښے Advertise شوے دے او خلق راغلل او اوس به د هغوی انټرویوګانے او هر څه چه کوم Formalities دی نو هغه به سرچ کمیټی کوی، We have got no concern with it.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بی بی، خبره د ټهیک اوکړه خو دوئ به بیا هم خپل وس کوی۔ ارباب صاحب ته درخواست کوؤ چه دے زورآور سړے دے او تکړه سړے دے نو دوئ امید دے چه تاسو به ترے نه خلاص کړی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ارباب صاحب! د دوئ واقعی چه دا خبره ټهیک ده، د ایګریکچرل سره Related ده او یونیورسټی هم ده نو لږ ډیر پخپله هم پکښے دغه ساتئ۔ Muhammad Javed Abbasi Sahib, to Please move his 'Call Attention Notice' No. 308.

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> شکریہ، جناب۔ جناب سپیکر! "میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ ہزارہ یونیورسٹی کی مختلف پوسٹوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں اور لوگوں نے میرٹ کو بری طرح پامال کیا ہے۔ سات سو پچاس ایسے افراد کو بھرتی کیا گیا ہے جو نہ تو ان پوسٹوں کے لائق تھے اور نہ میرٹ کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ جناب سپیکر! یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ ہزارہ جو پانچ اضلاع پر مشتمل ہے اور یہ بد قسمتی ہو یا خوش قسمتی، انسٹی ٹیوشن تو ہزارہ اور مانسہرہ میں واقع ہے اور پچھلے دو سالوں سے جناب سپیکر، ہم نے کبھی بھی یہاں اٹھ کر نہیں کہا کہ وائس چانسلر ہزارہ کا لگایا جائے۔ ہم نے کبھی بھی نہیں کہا کہ ڈینز اور جو پروفیسرز صاحبان ہیں، وہ بھی ہزارہ کے لگائے جائیں لیکن بڑی بد قسمتی ہے کہ کلاس فور کے ملازمین اور جو کلیریکل سٹاف ہے، وہ بھی صرف ان اضلاع سے لگایا جا رہا ہے جو آج حکمرانوں کے اضلاع ہیں۔ جناب سپیکر، سات سو پچاس اسوقت کہا تھا اور اب اس سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں اور صرف تین اضلاع کے لوگوں کو ان پوسٹوں پر لگایا گیا ہے۔ ہزارہ کے تمام ممبران یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، قاضی اسد صاحب شاید ہمارے ساتھ متفق نہ ہوں کیونکہ وہ آج وزیر ہیں اور وزیر ہونا مجبوری بھی ہے اور میں ان کی مجبوری سمجھتا ہوں کہ وہ شاید میری اس بات سے متفق نہ ہوں۔ جناب مفتی کفایت اللہ صاحب کا جو حلقہ ہے، یہ سیچویشن وہاں پر واقع ہے اور کئی دفعہ جناب سپیکر، ہم نے خود منسٹر صاحبان سے

منتیں کی ہیں کہ یہ ظلم اور زیادتی ہمارے ساتھ نہ کریں، ہمارے ہزارہ کے حقوق پر ڈاکہ نہ ڈالیں۔ عبدالاکبر خان صاحب اسوقت محو گفتگو ہیں اور کچھ عرصہ پہلے مردان میں عبدالولی خان یونیورسٹی قائم ہوئی تھی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> عبدالاکبر خان! آپ کو بتا رہے ہیں کہ یہ ہمارے معزز رکن ہیں۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> کاش اس وقت عبدالاکبر جیسے ہمارے اپوزیشن میں ہوتے تو سارا ہاؤس ہماری طرف توجہ دیتا کہ کس طرح انہوں نے اپنی بات منوائی حکمرانوں سے؟

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> بائیس سال لگے ہیں۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> بائیس سال لگے ہیں لیکن ہمارے سر کے درد اس سے بھی بڑے ہیں، یہاں عبدالولی خان یونیورسٹی قائم کرنے پر میں بہت خوش ہوں اور میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے قائم کی تھی لیکن یہاں بھی جب ریکروٹمنٹ کی اور اپوائنٹمنٹ کی بات آئی تو یہاں ہمارے معزز رکن صاحب کھڑے ہوئے اور ہم ان کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے اور یہ حق ہے کہ ان کو مشاورت میں شامل کیا جائے۔ جہاں کلاس فور اور دوسرے ملازمین کی بات ہے تو ہم کس کے پاس جائیں؟۔۔۔۔۔

<u>ایک آواز:</u> اس کے ہاتھ میں ہاتھ دو۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> یہ بات کہی تو میں اس پہ ایک شعر کہتا ہوں:

ے میں کس کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں
تمام شہر نے پہن رکھے ہیں دستانے

(تالیاں)

میں کس کس سے اپنا شکوہ کروں؟ ہر دروازہ ہم نے کھٹکھٹایا ہے اور ہر جگہ ہم نے آواز اٹھائی ہے کہ یہ ہزارہ کے لوگوں کے ساتھ بڑا ظلم اور بڑی زیادتی ہے۔ پانچ اضلاع کے لوگوں کو اگر آپ کلاس فور رکھنے پر بھی مجبور ہیں، اگر آپ کی نظروں میں ان پانچ اضلاع کے لوگ کلاس فور بھی نہیں ہو سکتے تو وہ لوگ چلا چلا کر پوچھتے ہیں کہ ان حکمرانوں سے پوچھو کہ ہمارا قصور کیا ہے؟ اور میں ان حکمرانوں کے بارے میں اتنا کہوں گا کہ:

ے ان حکمرانوں کو کہو ذرا ہوش کریں
کبھی ہم بھی بیٹھے تھے ان ایوانوں میں

(تالیاں)

یہ سارا زمانہ ضروری نہیں ہے کہ حکمرانی اسی طرح رہتی ہے، یہ ہمارے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ جناب سپیکر، مجھے یقین ہے اور آج آپ کی مسکراہٹ سے مجھے اندازہ ہوا ہے کہ آپ نے میرا درد Feel کیا ہے۔ (قہقہے) مجھے آپ کی مسکراہٹ سے اندازہ ہوا ہے کہ ہماری یہ بات اس طرح نہ چلی جائے جس طرح ہم ہمیشہ یہاں بات کرتے ہیں اور ہمیں واپس بھیج دیا جاتا۔ جناب سپیکر، آج ہمارے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے اور اگر میرا یہ معاملہ حل نہ کیا گیا تو میں کسی ہزارہ کے ایک رکن کو یہاں کھڑا کر کے اس کو آگ لگاؤں گا اور میں یہاں پر احتجاج ظاہر کروں گا (قہقہے) اس کیلئے میں ڈھونڈ رہا ہوں کہ ہم نے کس کے ساتھ چلنا ہے کیونکہ یہ مفتی کفایت اللہ سے لیکر یہاں Minister concerned تک ہر آدمی اور ہزارہ میں جانے کے قابل یہ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ کیا گنوانے گئے تھے؟ اور یہ سات سو پچاس پوسٹوں کی بات ہے، کسی ایک پوسٹ کی بات نہیں ہے اور ہمارے ساتھ ظلم اور بڑی زیادتی ہوئی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> قاضی اسد صاحب! اتنی بڑی زیادتی کیوں کی ہے؟

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر، مجھے ایک منٹ دیا جائے۔ ہمیں فخر ہے صوبہ سرحد پہ اور یہ وہ اضلاع ہیں جنہوں نے پاکستان بنانے میں سب سے Important role play کیا تھا اور الحمد للہ اس صوبے اور اس ملک کو مضبوط کرنے میں ہم رول ادا کریں گے لیکن میں اپنی تقریر ایک آخری شعر سے ختم کروں گا اور میں قاضی صاحب کیلئے بالخصوص کہوں گا:

؎ اتفاق زمانہ بھی عجب ہے ناصر
آج وہ دیکھ رہے ہیں جو کبھی سنا کرتے تھے

<u>آوازیں:</u> واہ، واہ۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر، یہ میری درمندانہ اپیل ہے اور قاضی صاحب، اگر آج بھی آپ حکومت کو Hit نہ کریں، اور پورے ہزارہ کی نظریں قاضی اسد پر لگی ہوئی ہیں اور آج ہی کہیں کہ اپوائنٹمنٹ غلط ہوئی ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> قاضی اسد صاحب! منسٹر فار ہائیر ایجوکیشن، کال اٹنشن پہ ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، میں آپ کا مشکور ہوں اور پہلی بات یہ ہے کہ جاوید عباسی صاحب نے مختلف کیڈرز کا لکھا ہے اور یہ Specific نہیں ہے کہ سات سو پچاس پوسٹیں ایسی ہیں جن کے بارے میں یہ کہتے ہیں اور وہ معیار پر پورا نہیں اترتے۔ انہوں نے کسی ایک Specific پوسٹ کا نام نہیں بتایا اور کوئی ایک Example نہیں دی کہ ان کے خیال میں معیار پر پورا اترتا اور دیکھیں سر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بے چینی کی بات کر رہے ہیں کہ وہاں پر بڑے، آپ کو پتہ ہے سر، کہ وائس چانسلر صاحب نے جو لوگ لگائے ہیں وہ ایک Process اور Procedure کو Follow کر کے لگائے جاتے ہیں اور سلیکشن کمیٹی کے Through لگائے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، آپ مجھے ایک منٹ کیلئے موقع دے دیں اور یہ بار بار شاید مذاق میں یہ بات کرتے ہیں لیکن ہزارہ کے میڈیا میں میرے لئے بڑی توہین کی بات ہے کہ یہ Impression دینا، ایک بار عباسی صاحب کہہ رہے تھے کہ آپ ہمیشہ ہزارے کے خلاف بات کرتے ہیں، وہ میرے بھائی ہیں اور میں ان کی عزت کرتا ہوں لیکن یہ باتیں نفرت کی ہیں، ہم ایسی بات نہیں کہنا چاہتے کہ یہ کوئی اور ملک ہے اور اٹک سے اس طرف کوئی دوسرا ملک ہے، اگر ایسی بات ہو تو پھر ہزارہ کے بہت سارے میرے بھائی ہیں جو پشاور سیکرٹریٹ میں اور مختلف ہاؤسز میں آج کام کر رہے ہیں، کیا پھر ان لوگوں کو واپس بھیجا جائے گا؟ اور پھر ایک اہم بات کہ یونیورسٹی ڈوڈھیال میں واقع ہے، ڈوڈھیال کے لوگ کہتے ہیں کہ ہر ایک پوسٹ پہ ہمارا حق ہے تو مجھے بتائیں کہ پھر اس میں مانسہرہ کے باقی لوگوں کا کوئی حق بنتا ہے؟ پھر اس میں حویلیاں یا پھر میں ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے لوگوں کا، کیا ڈویژن میں جب یونیورسٹی بن گئی تو وہ کہاں پہ اور کونسے قانون میں لکھا ہوا ہے کہ وہاں پہ وائس چانسلر باقی لوگوں کو نہیں لگا سکتا؟ گو کہ ہمارے صوبائی حکومت کے رولز ایسے ہیں جس کے تحت ڈسٹرکٹ کی Specific posts ہوتی ہیں لیکن یونیورسٹیز کے قانون میں یہ چیز ابھی تک موجود نہیں ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ وائس چانسلر صاحب سے جب میں نے یہ بات کی تو انہوں نے کہا کہ کہ ان باتوں پر مرکز میں بھی ایک کمیٹی میں اس چیز کو اٹھایا گیا ہے اور میں گریڈ بائیس کا آدمی ہوں، آپ مجھے بتائیں کہ جب میں جاتا ہوں اور قانون میں مجھے اجازت ہے تو مجھے کونسے قانون میں پابندی ہے؟ آپ یا تو قانون میں امنڈمنٹ کریں اور اگر امنڈمنٹ کرتے ہیں تو اس کے بعد ہم ان چیزوں پر سختی سے عمل کروادیں گے اور اب سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آج ہزارہ یونیورسٹی کا وائس چانسلر حکومت

نے ہزارے سے، ہری پور سے تعلق رکھنے والا ایک بڑا قابل سینئیر پروفیسر لگادیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اب جو کچھ بھی ان کے گلے شکوے ہیں تو انشاء اللہ وہ ختم ہو جائیں گے اور ان کیلئے (تالیاں) خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ ہم بھرپور کوشش کر رہے ہیں کہ ایبٹ آباد کیلئے Independent یونیورسٹی کا بندوبست ہو اور پھر یہ جانیں اور ان کی یونیورسٹی جانے اور اس کو اپنی مرضی سے چلائیں۔ اگر ان کو کوئی پرابلم ہے یا کسی ایک Specific پوسٹ کا مجھے بتادیں، میں ان کیلئے جواب لیکر آ جاؤنگا اور ویسے بھی میرے ساتھ بیٹھ کے یہ بات کر سکتے تھے اور یہاں پہ اٹھانے کی ضرورت نہیں تھی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، انہوں نے جو نفرت والی بات کی ہے تو نفرت کی بات ہم نے نہیں کی۔ قاضی صاحب! یہ قانون مردان کیلئے کیوں نہیں آتا؟ مردان میں یونیورسٹی بن گئی ہے تو اس کیلئے یہ قانون کیوں نہیں آتا، صرف ہزارے کیلئے یہ قانون ہے اور یہاں سارے ہزارے سے ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنے چیمبر میں آج ہی ہزارے کے ایم پی ایز کو بلائیں اور منسٹر صاحب بھی آ جائیں تو پتہ چل جائے گا کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ کونسی پوسٹ کی بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: سر، یہ باتیں کر رہے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ کونسی پوسٹ کی باتیں کر رہے ہیں؟ یہ دو سو بائیس پوسٹیں ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ دونوں بیٹھ جائیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: سر، آپ کے پاس اور ان کے پاس کوئی ریکارڈ ہونا چاہیئے۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ دونوں بیٹھ جائیں جی۔ جاوید عباسی صاحب! آپ نے ایک جنرل بات کہی تھی اور جنرل بات کا جنرل جواب مل گیا۔ باقی آپ Specific کوئی اور چیز لے آئیں تو اس پہ انشاء اللہ بات ہو جائے گی۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، یہ کوئی جنرل بات نہیں ہے۔ میں نے ایک بات کی تھی اور اس بات کا جواب ان سے مانگا تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ Specific grade اور نام آنے چاہئیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ ہزارہ سے تعلق رکھتا ہے اور اس پر ہم وضاحت چاہتے ہیں بلکہ اس پر سارے لوگ بات کر سکتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، یہ ڈیبیٹ نہیں لیکن یہ ہزارے سے تعلق رکھتا ہے اور ساری انفارمیشن آپ لیں، یہ سارے ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: وضاحت کو ڈیبیٹ ہی کہتے ہیں نا۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، آپ یہ مہربانی کریں۔ شاہ حسین خان! آپ تو منسٹر نہیں ہیں، منسٹر صاحب نہیں ہیں؟

جناب شاہ حسین خان: زۂ ئے پیش کوم جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب منسٹر Present ہوں تو پھر پیش کریں۔

جناب شاہ حسین خان: زۂ ئے پیش کوم جی۔ بهرحال زۂ ئے پیش کومه او ما له څوک جواب را کړئ خیر دے۔

جناب سپیکر: نه، چه منسټر نشته نو څوک به جواب درکړی؟

جناب شاہ حسین خان: کابینه کښے خو به څوک را کړی کنه جی۔

جناب سپیکر: ہیلتھ منسٹر کا کال اٹینشن ہے۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): خیر دے جی، زۂ به ئے جواب درکړم۔

جناب سپیکر: چلیں پیش کریں۔ Mr. Shah Hussain Sahib, to please move his call attention notice No. 313.

جناب شاہ حسین خان: شکریہ، جناب۔ "میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ سال میں ایک مرتبہ ایف سی پی ایس ٹریننگ کیلئے ڈاکٹروں کو منتخب کرتی ہے اور اس سال کے شروع میں صرف۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: سیریس پلیز، تھوڑا سا سیریس ہو جائیں۔

جناب شاہ حسین خان: اس سال کے شروع میں صرف اڑتیس ڈاکٹروں کو منتخب کیا گیا تاہم ڈاکٹروں کے احتجاج کی وجہ سے مزید ایک سو پچاس ڈاکٹرز لیے گئے حالانکہ کل امیدوار برائے ایف سی پی ایس ٹریننگ تین سو ہیں اور اس طرح ایک سو بارہ ڈاکٹروں کو مذکورہ ٹریننگ سے محروم رکھا گیا، لہذا باقی ڈاکٹروں کو مذکورہ ٹریننگ کیلئے منتخب کیا جائے تاکہ صوبہ میں سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی کمی کو پورا کیا جاسکے اور ان ڈاکٹروں کو ان کا حق مل جائے"۔

جناب سپیکر، خبره دا ده جی، دوئ نه ویریدل او حکومت چه دا کس او مونږ چه دوئ نوکران کړل نو دا نوکران نه دی جی، دا ټریننګ دے، دا ډاکټران نن هم وائی چه مونږ له د پیسے نه راکوی خیر دے۔ دا ډاکټران هیڅ نه غواړی او نن خو ټریننګ کوی جی او دوئ دومره هم وائی چه فرض کړه که مخکښنی حکومت کښے خو به ټول ډاکټران تلل نو په دے حکومت کښے دا ولے کم شو او لکه دا زیاتئ مونږ سره په دے حکومت کښے ولے کیږی؟

Mr. Speaker: Ji Janab Law Minister Sahib, on behalf of Health Minister.

وزیر قانون: داسے ده جی چه دا لږ ډیر کنفیوژن لرے کومه او بیا داسے ده چه دا څه د ویرے خبره نشته۔ اصل کښے Capacity چه کوم ده نو پروفیسرز سره څکه دا خلق ټریننګ کوی چه دا Attach ډیپارټمنټ سره هغه خپله Capacity دومره نشته خو دا مخکښے به ډیره کم کیدل، تیس، چالیس او دے ځل خو مونږه اضافی ایک سو پچاس کړل او ډیپارټمنټ مهربانی کړے ده او دا پوسټونه ئے زیات کړل خو بهرحال دا چه کوم کسان پاتی دی نو د دوئ د پاره هم زهٔ سفارش کومه او هغوی ته به خبره کومه چه انشاء الله خپل کوشش به کوؤ چه فنانس وغیره کلیئر کړی، دغه هیچ پکښے شته خو بهرحال مونږه خپل کوشش کوؤ چه دا کم از کم تاسو ته مونږ دغه کړو۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پوائنټ آف آرډر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اودریږه یو منټ، دا بل تاسو سموؤ د هغه۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، د ھغے نه مخکښے که یو پوائنټ آف آرډر باندے تاسو ما ته اجازت راکړئ۔

جناب سپیکر: جی، بیا خو به ټول هاؤس Open کیږی او دا خو به بیا پاتے شی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، د لا ء اینډ آرډر دغه مسئله ده۔

جناب سپیکر: جی، بسم اللہ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زۀ به ټولو ته ریکویسټ اوکړم جی۔ سر، چه دا الیکشن کیدو په 2007-08 کښے نو په هغه ټائم باندے زمونږه مقابله د زوړ فیډرل منسټر امیر مقام صاحب سره وه جی، نو د هغوی وینا باندے زما په حلقه کښے ټرانسفارمر هم راتلو او پائپونه هم راتلل په ټرکونو جی، اوس دوه کاله د هغے اوشو او د هغوی په وینا باندے سر، زۀ یو مثال درکوم چه په پهندو علاقه کښے پائپ کمپنئ او لګولو جی او Trenches ئے د سوئی ګیس د سټور نه اوکړل او هغه په ټرکونو کښے پهندو ته راغلل، بیا د هغے ټهیکیدار Trenches اوکړل او ورکښے ئے پائپ لائنز اوکړل او بیا ویلډ شو، هغے نه پس چه دا ټول اوشو او هر یو کار اوشو، الیکشن ختم شو او ګټه مونږ له خدائے راکړه نو اوس دوه کاله پس سوئی ګیس زما پهندو علاقے باندے او خلقو باندے ایف آئی آر کړے دے، دا ټول کار چه خومره شوے دے نو دا Illegal دے او پولیس ته ئے دا وئیلی دی چه دا به تاسو دوئ نه اخوا کوئ نو سر، زما ریکویسټ دا دے چه سبا زما د حلقے خلق روډونه هم بندوی او هغوی وائی چه مونږه به احتجاج کوؤ چه مونږه د سټور نه غلا کړے ده او که دا مونږه خپله لګولی دی او دیکښے مونږه څه Illegal کار کړے دے نو ټهیک ده۔ سر، زۀ ریکویسټ کوم چه دا ډیویلپمنټ به څو پورے As a political tool استعمالیږی؟ زما ریکویسټ دے سر، او زۀ هغوی ته ستاسو په وساطت سره دا یقین دهانی ورکوم چه دا کار شوے دے او که محکمے غلط کړے دے نو زۀ به ئے بالکل واپس کړم خو د هغه ټائم جی ایم او د هغه ټائم د سوئی ګیس ټول مشران به ډسمس کوئ نو هله به زۀ دا واپس کوم او که نه وی نو زۀ وایم چه د دے د پوره Commissioning اوشی او تاسو ما ته

یقین دهانی راکړئ چه زهٔ هغوی ته اووایم چه سبا به روډ ونه نه بندوؤ او که نه وی نو د لا ء اینډ آرډر مصیبت به جوړ شی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: جی، ٹریژری بنچز سے کون؟ جی، جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ دا چه کومه خبره ثاقب خان اوکړه نو دا خو بالکل Genuine خبره ده او دا همیشه کیږی چه دا کوم خلق حکومت کښے وی او هغوی الیکشن کوی نو ځان سره ټرکونو کښے پائپونه هم اوړی او ټرانسفارمرے هم اوړی خو هغه خو ډیرے بے حسابه ټرانسفارمرے او بے حسابه پائپونه هلته غورځولے وو خو هغه د الیکشن د پاره نو هغه چه تلی دی او دوه کاله پس دوئ ته دا دے وائی چه دا غیر قانونی دی؟ او زهٔ بالکل دوئ سره Agree کوم او سبا که دوئ سره ټائم وی نو زهٔ به جی ایم سوئی گیس سره هم خبره اوکړم چه دا ناجائزه ده او دا غلطه ده نو دا مونږه قطعاً نه منو او چه کوم ایف آئی آر ئے کټ کړے دے نو مونږه وایو چه دا د Ineffective شی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ تھینک یو۔ جی، کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر، شکریہ۔ میں ایک اہم بات کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ دن پہلے ہمارے مانسہرہ کے اندر خودکش حملے ہوگئے اور وہ اتنے زیادہ منظم تھے کہ بالاکوٹ اور مانسہرہ کے درمیان تیس کلومیٹر کا فاصلہ ہے تو یہ ایک ساتھ ہوگئے اور جن لوگوں نے خودکش حملہ کیا، ان کا ٹارگٹ پولیس تھی اور وہ دونوں پولیس سٹیشن کی طرف جارہے تھے۔ بالاکوٹ کے اندر ایک ایس ایچ او شہید ہوگیا اور جو مانسہرہ کی پوزیشن تھی تو وہاں زیادہ لوگ شہید ہو جاتے لیکن وہاں پولیس نے بہت زیادہ بہادری سے کام لیا اور اس دن لیڈر آف دی ہاؤس موجود تھے، میں نے ذکر کیا اور میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ان کی بہادری کا ذکر بھی کیا اور انعام بھی ان کو دیا لیکن جناب سپیکر، جن لوگوں کو انعام ملنا چاہیئے تھا، آج اخبارات میں خبر ہے کہ وہ معطل ہوگئے ہیں۔ مجھے اس پر ایک شعر یاد آیا کہ:

ے
مکتب عشق کا دستور نرالا دیکھا
اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

کاش ایسا ہوتا جناب سپیکر، اگر ہم پولیس کو یہ میسج دیں کہ یہ بہادر پولیس کو تمغہ دے دیا جائے تو جناب سپیکر، یہ مسئلہ اور میں آپ سے ایک منٹ لونگا لیکن اگر ہم خود جو صوبائی حکومت ہیں، وہ پولیس کے Defender ہیں اور صوبائی حکومت کیلئے پولیس مر رہی ہے، ان کے کہنے پر یہ پولیس جام شہادت نوش کر رہی ہے، ان لوگوں کو تمغے دینے چاہیئے تھے اور مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ جب چیف ایگزیکٹیو نے یہاں اعلان کیا کہ میں ان کو انعام دونگا تو پھر وہ کونسی مجبوریاں آگئیں کہ ان مجبوریوں کی بنیاد پر ان بے چارے اور غریب اور مظلوم پولیس والوں پر یہ آفت آ گئی؟ جناب سپیکر، میں ایم پی اے ہونے کے ساتھ ساتھ عالم دین بھی ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے سرحد کی پولیس جتنی بہادر ہے، اتنی ہی وہ مظلوم بھی ہے۔ مجھے یہاں احساس نہیں ہوتا کہ میں پولیس کا مورال کس طرح بلند کروں؟ اور آج وہ پولیس جو زخمی ہو گئے، وہ پوچھ رہے ہیں کہ:

ے ہاتھ میری تباہی میں ان ہی کا تھا  جن کو اپنا سمجھتا رہا آج تک
غیر تو غیر ہیں غیر سے کیا گلہ  میرا غیروں کے جانب اشارہ نہیں

پولیس کہہ رہی ہے کہ:

ے جب بھی اہل چمن کو ضرورت پڑی  خون ہم نے دیا گردنیں بھی کٹیں
پھر بھی کہتے ہیں ہم سے یہ اہل چمن  یہ چمن ہے ہمارا تمہارا نہیں

جناب سپیکر، میری درخواست ہوگی کہ میں بہت سنجیدہ مسئلے میں ہوں، میں جوڈیشل انکوائری کا مطالبہ کرتا ہوں، میں ایک ایسی چیز قطعاً نہیں مانتا جو معقول نہ ہو۔ میں جوڈیشل انکوائری کی بات کرتا ہوں کہ مجھے بتادیا جائے کہ میری بہادر پولیس کو کیوں معطل کیا؟ کس کی وجہ سے معطل کیا؟ اور جناب سپیکر، ضلع مانسہرہ میں چہ میگوئیاں ہیں اور یہ وہ لوگ کرتے ہیں اور میں عرض کر رہا ہوں کہ آج حکومت کے ساتھی میری اس درخواست پر لبیک کہیں گے کہ ایک جوڈیشل انکوائری سامنے آجائے اور جوڈیشل انکوائری میں یہ معلوم ہو جائے کہ کون گناہگار ہے اور کون بیگناہ ہے؟ اور یہ کیسے ہوا؟ تو میرے خیال میں صوبہ سرحد کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب سینیئر منسٹر، بشیر بلور صاحب۔

<u>وزیر بلدیات:</u> سپیکر صاحب، زۀ شکر گزار یم د مفتی صاحب چه د وئ نن د پولیس تعریف او کړو۔ پرون نه هغه بله ورځ خو پولیس پسے دلته د ومره خبرے اوشوے

خو زهٔ دا عرض کوم چه مفتی صاحب ما ته دا ریکویسټ اوکړو، ما ته دوئ تشریف راوړے وو چه داسے شوی دی، پولیس والا سره زیاتے شوے دے نو زهٔ به کمشنر هزارے سره Contact کوم چه دا انکوائری اوکړی او چه دا ولے سسپینډ شوی دی او اوس مونږه جوډیشل ته لیږو نو جوډیشل باندے، دلته زمونږه تنولی صاحب ناست دے او دوئ سره ما Commitment کړے وو چه جوډیشل انکوائری له به ئے لیږو۔ مونږه لس ځله خطونه اولیږل خو جوډیشری زمونږه Under نه ده او هغوی وائی چه مونږ سره سړے نشته او مونږه اوزګار نه یو نو زهٔ وایم چه ایګزیکټیو خبره ده، مونږه به کمشنر نه ډیټیل واخلو او بیا به ئے دوئ ته پیش کړو چه څه پرابلم وی نو هغه به دوئ ته مونږه حل کړو نو دے د پاره هر یو شے چه مونږه جوډیشل له او جوډیشری سره پخپله داسے خلق نشته چه هغه دومره ټائم ورکړی او بیا د پوائنټ آف آرډر کښے ولاړ وی او د دوئ دا پوائنټ آف آرډر مونږه منو او مونږه به انشاءالله د دوئ تسلی اوکړو۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: سپیکر صاحب، ایگزیکٹیو نے یہ کام کیا ہے اور اس کے خلاف میں انکوائری چاہتا ہوں نا۔ آپ اسی کو منصف بناتے ہیں جو قتل کرنے والا ہے، یعنی جس نے قتل کیا ہے، اسی کو ہم منصف بنادیں تو یہ کونسا انصاف ہے؟ اور اس کی انکوائری بہت ضروری ہے کیونکہ یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر بلدیات</u>: اس میں یہ ہے کہ پولیس ہماری علیحدہ ڈیپارٹمنٹ ہے۔۔۔۔۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: کمشنر ہزارہ کے عنوان سے جو انکوائری ہوگی تو اس سے ہم مطمئن نہیں ہونگے۔ یہ تو ایگزیکٹیو نے کیا ہے اور جوڈیشل انکوائری ہو۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: آپ بیٹھ جائیں، سب بیٹھ جائیں۔ پہلے تو میں یہ کہتا ہوں کہ This is no point of order. ایک Proper موشن لے آئیں تاکہ اس کو۔۔۔۔۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: آپ ناراض نہ ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، ناراضگی کی بات نہیں ہے۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: ہم پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے اور میں نے ایڈجرنمنٹ موشن میں اس بات کو پیش کیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کدھر ہے؟

مفتی کفایت اللہ: پھر میں تو کم از کم واک آؤٹ کرونگا۔ میں کم از کم پولیس کیلئے لڑ رہا ہوں اور ان کو کیا تکلیف ہو گئی ہے؟-----

(شور)

مفتی کفایت اللہ: نہیں-----

جناب سپیکر: نہیں، ایک Proper موشن لے آئیں نا۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، جی نہیں، آپ اس کی اہمیت ہی ختم کر دیتے ہیں۔ آپ کیلئے یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے تو ہم کیا لائیں جی؟ ہم ایڈ جرنمنٹ موشن لائیں تو پھر دو دن انتظار کریں اور یہ معاملہ یونہی-----

جناب سپیکر: نہیں، آج ہی لے آئیں نا، ابھی لائیں۔

مفتی کفایت اللہ: نہ جی، نہ۔

جناب سپیکر: ابھی لے آؤ نا، ابھی لے آؤ اور ہم ابھی ایڈمٹ کرتے ہیں۔ آج آپ کا پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے-----

(شور)

جناب سپیکر: جی، مسٹر ثاقب اللہ خان۔

(شور)

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں ایک ضروری بات کرتا ہوں کہ-----

جناب سپیکر: میری رولنگ آ گئی نا، اس کے بعد میرے خیال میں اس پر بولنا نہیں چاہیئے۔ ملک قاسم خان صاحب کو لکھنے دو، مفتی کفایت اللہ صاحب کچھ لکھ رہے ہیں تو اس کے بعد پھر دیکھیں گے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، بے نظیر سپورٹ پروگرام کے فارم کے بارے میں-----

جناب سپیکر: جی، بسم اللہ پڑھیں اور پھر آپ کا پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور یہ ساری چیزیں میں Wind up کر لونگا۔ قلندر خان لودھی صاحب کا مائیک آن کریں۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ۔ جناب سپیکر، مرکز کی طرف سے ہم مشکور ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے انہوں نے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے کچھ فارمز ہمیں دیئے۔ پہلے کوئی آٹھ ہزار فارم ایم این

ایز کو دیئے اور ایک ہزار فارمز بعد میں آپ ہی کی کوششوں سے اور آپ کی مہربانی سے ہم ایم پی ایز کو بھی ملے لیکن وہ جو فارمز ہیں، وہ پتہ نہیں کدھر جا کر انہوں نے ڈال دیئے ہیں اور کس خانے میں، کس گودام میں ڈال دیئے ہیں کیونکہ میرے حلقے میں جو ایک ہزار فارمز ہیں، انہیں In time میں نے ان کو واپس کیے اور یہ سارے کاغذات میرے پاس موجود ہیں لیکن ابھی تک کسی آدمی کو میرے حلقے میں یہ نہیں ملے اور بڑی بے چینی ہے اور میرے خیال میں باقی ایم پی ایز کے ساتھ بھی یہی مسئلہ ہے اور سارے ہاؤس کے ساتھ یہی کچھ مسئلہ ہے۔اس کا آپ تدارک کریں کیونکہ آپ نے پہلے بھی ہمارے بڑے مسئلے حل کرائے۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب، یہ میرے پاس بعد میں لے آئیں، اس کا میں حل نکالونگا۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب سپیکر، ایک بات-----

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ایجنڈا پھر کوئی نہیں ہوگا، ایک سو چوبیس معزز اراکین ہیں، ایک ایک بات سب کریں گے تو ایجنڈا جائے گا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ایک بات کر رہا ہوں اور بہت ضروری بات ہے-----

جناب سپیکر: سارے ایک ایک بات کر رہے ہیں، اس طرف دیکھیں جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: No point of order، بیٹھ جائیں-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، پہلے یہ ایجنڈا نمٹالیں تو پھر آپ کا ہاؤس ہے، جو کچھ آپ کی مرضی ہو وہ آپ بولیں۔

(شور)

ملک قاسم خان خٹک: جناب د پینځو میاشتو نه کرفیو لګیدلے وه او خلق وتے نه شو او تاسو اوز ګاریږئ نه۔

(شور)

## غیر سرکاری مسودات قانون

Mr. Speaker: Item No.10 & 11. Ms. Noor Sahar, MPA to please move for leave of the House to introduce the NWFP Medical

Health Institution and Regulation of Health Care Services (Amendment) Bill, 2010 under Rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Noor Sahar please.

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر، ایک رہ گیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ آئٹم نمبر9 & 8رہ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: میں ان کو لے رہا ہوں، آپ بیٹھ جائیں۔ میرے سامنے پڑے ہیں، آپ بیٹھ جائیں، سب بیٹھ جائیں۔ ابھی میں نے نور سحر بی بی کو کہا ہے۔ جی، نور سحر بی بی۔

Ms. Noor Sahar: I beg to move for leave to introduce the NWFP Medical Health Institutions and Regulation of Health Care Services (Amendment) Bill, 2010 under rule 77.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member to introduce the NWFP Medical Health Institutions and Regulation of Health Care Services (Amendment) Bill, 2010? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب، اگر وہ بات کرتی اور-----

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اگر وہ بات کرتی اور گورنمنٹ اس کا جواب دیتی تو شاید میرے خیال میں ووٹنگ کی ضرورت ہی نہ پڑتی اور اگر یہ کہتے ہیں کہ کیوں یہ بل پیش کر رہی ہے؟ تو اس کو موقع دیں کہ یہ کیوں پیش کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: اب تو پیش ہو گیا ہے، عبدالاکبر خان۔

(شور)

جناب سپیکر: اچھا جو حق میں ہیں۔

(شور)

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may stand up before their seats.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: Twelve. Those who are against it may stand up before their seats.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! وہ تو خود یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ہاؤس کی اپنی مرضی ہے، اس میں آپ کچھ نہیں بولیں گے فضول۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: Thirty nine. Leave not granted. Mr. Abdul Akbar Khan, to please move for leave of the House to introduce the Frontier Women University (Amendment) Bill, 2010 under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Abdul Akbar Khan please.

Mr. Abdul Akbar Khan: I beg to move for leave to introduce the Frontier Women University (Amendment) Bill, 2010 under rule 77 in the House.

جناب سپیکر! میں ہاؤس سے اجازت چاہتا ہوں کہ مجھے اس کو Introduce کرنے کی اجازت دی جائے۔

(شور)

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! میں ریکویسٹ کرتا ہوں عبدالاکبر خان کو کہ یہ Withdraw کریں اور ہم بیٹھ کر اس پر بات چیت کر لیں گے۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، Withdraw نہیں، خیر اس کو پینڈنگ۔۔۔۔

وزیر بلدیات: یہ یا Withdraw کریں، پھر بات کر کے لے آئیں گے۔ یہ ایسا نہیں ہے کہ پینڈنگ کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: پینڈنگ کر لیں۔

Mr. Speaker: It is kept pending. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA to please move for leave of the House to introduce the Khyber Medical University (Amendment) Bill, 2010 under rule 77 of the rules of Procedure and Conduct of Business rules, 1988. Mr. Abdul Akbar Khan please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker! I beg to move for leave to introduce the Khyber Medical University (Amendment) Bill, 2010' under rrule 77 in the House.

جناب سپیکر، میں اس کو پینڈنگ کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: This is again pending.

(شور)

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! یہ سولہواں آپ پینڈنگ کرنا چاہ رہے ہیں اور یہ سولہ، سترہ جو ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: جی ہاں۔

جناب سپیکر: یہ آئٹم نمبر سترہ آپ لانا چاہ رہے ہیں، آئٹم نمبر سترہ جو ہے، 16 and 17 both جو Certain laws والا ہے نا؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جی، وہی۔

Mr. Speaker: Okay. Mr. Abdul Akbar Khan, to please move for leave of the House to introduce the NWFP (Amendment of Laws) Bill, 2010 under rule 77 of the Rules of Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Abdul Akbar Khan please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you Janab Speaker, I beg to move for leave to introduce the NWFP (Amendment of laws) Bill, 2010 under Rule 77 in the House.

جناب سپیکر، مجھے دو منٹ اس پر بولنے کی اجازت دی جائے۔ جناب سپیکر، جو شیڈول ہے، میں اس میں امنڈمنٹ لانا چاہتا ہوں، اگر آپ دیکھیں تو یہ کچھ انسٹی ٹیوشنز ہیں کہ میرے خیال میں ایم ایم اے کی گورنمنٹ سے پہلے وہ بہت اچھے جا رہے تھے لیکن اس وقت Certain امنڈمنٹس ہوئیں اور Honestly میں بھی اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھتا ہوں کہ میں نے اس امنڈمنٹ میں بھی کردار ادا کیا لیکن جس طرح اکرم خان درانی صاحب نے یہاں فلور آف دی ہاؤس پہ کہا کہ مجھ سے زندگی میں جو سب سے زیادہ غلطی ہوئی ہے، وہ یہی ہوئی ہے کہ میں نے کچھ جگہوں پر گورنر سے اختیار لیکر چیف منسٹر کو دیدیا ہے، جس سے وہ انسٹی ٹیوشنز تباہی کی طرف جا رہے ہیں تو جناب سپیکر، یہ صرف شیڈول میں چار پانچ جگہ پر صرف Word change کرنا ہے کہ وہاں پر یہ ہے:

(1) The North West Frontier Province Text Book Board Ordinance, 1971.

(2) The North West Frontier Province Education and Training Institution Ordinance, 1971.
(3) The North West Frontier Province Board of Intermediate and Secondary Education Act, 1990.
(4) The North West Frontier Province Frontier Education Foundation Act, 1992.
(5) The North West Frontier Province Educational Testing and Evaluation Agency Ordinance, 2001.
(6) The North West Frontier Province Registration and Functioning of Private Educational Institutions Ordinance, 2001.

جناب سپیکر، یہ سارے Laws اور آرڈیننس ہیں، میں ان سب میں صرف ایک Word change کرنا چاہتا ہوں اور میرے خیال میں وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ اتنا موقع نہیں ہے کہ وہ ایک بورڈ کا معائنہ کرے، ایک بورڈ کے پاس جائے یا وہ ایک ٹیکسٹ بک بورڈ میں جائے تو یہاں پر جناب سپیکر، سیکشن اے میں The words 'Chief Minister' the word "Governor" shall be substituted، یہ پہلے والے میں اور In section 2 clause (bb) shall be added in section 4, 5 and 9 for the word "Chief Minister" whenever occurring, the word "Governor" shall be substituted. پھر جو Act of 1990 ہے، یہ جو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ہے، یہ بھی The same ہے کہ یہ پہلے گورنر کے ساتھ ہوا کرتا تھا جناب سپیکر، پھر ہم نے یہاں پر امنڈمنٹ لاکر گزشتہ اسمبلی میں اس کو چیف منسٹر کے پاس پیش کر دیا اور اس سے جو برائیاں بورڈز میں ہوئیں، میں مانتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو اس کا علم نہیں ہے اور میں مانتا ہوں کہ منسٹر ایجوکیشن کو ان زیادتیوں کا علم نہیں ہے لیکن جو انٹرمیڈیٹ بورڈ میں آج کل جس طریقے سے نمبروں کا طریقہ کار ہے کہ وہ پیسوں پر نمبر بک رہے ہیں، ہاں پیسوں پر بک رہے ہیں تو جناب سپیکر، میں چاہتا ہوں کہ یہ اسی طرح پھر گورنر کے پاس رہ جائے اور یہ ایگزیکٹیو سے آپ نکال کر گورنر صاحب کو دیدیں۔ میری تو یہ Honestly opinion ہے، جناب سپیکر، Being in the government یہ میری Honest opinion ہے کہ اس سے یہ انسٹی ٹیوشنز اور صحیح ہو جائیں گے۔ اگر یہ وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے اور منسٹر صاحب کے ساتھ اتنا ٹائم نہیں ہوتا کہ وہ ان کو کر دے تو ہر وقت پولیٹیکل پریشر بھی آتا ہے، ٹرانسفر اور پوسٹنگ میں پولیٹیکل پریشر آتا ہے تو Naturally appointment

میں پولیٹیکل پریشر آتا ہے تو یہ میری ایک مودبانہ گزارش ہے اس ہاؤس کو کہ اگر وہ اس کی مجھے اجازت دے کہ میں اس کو پیش کروں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، جناب لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> اس میں یہ گزارش ہے کہ ہم اس کو اپوز کرتے ہیں اور اپوز کیوں کرتے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ درانی صاحب کو اپنی حکومت گزر جانے کے بعد جب ہماری حکومت آئی تو ابھی ان کو احساس ہوا ہے، ان کو بھی اگر احساس ہو گیا تو اپنے آخری اور جو پچھلا دور تھا، اس وقت ان کو اپنے غلطی کا ازالہ کر لینا چاہیئے تھا۔ ابھی دوسری بات یہ ہے کہ اگر گورنر صاحب کے زیر سایہ یا ان کے نیچے جتنے بھی فاٹا سیکرٹریٹ لے لیں اور جتنے بھی ایجنسیز کے ایڈمنسٹریشن لے لیں، آیا مجھے یہ بتایا جائے کہ جتنی ایجنسیز ایڈمنسٹریشن ہیں اور وہاں پر کتنی شفافیت اور کیا کرپشن کے الزام نہیں لگتے؟ وہاں پر کیا Nepotism کے الزام نہیں لگتے؟ تو میں کہتا ہوں کہ بھئی یہ تو Representative House ہے اور یہ ان نمائندوں کا ہاؤس ہے اور جو پاورز ہیں، وہ عوامی نمائندوں کو دینے چاہئیں بجائے یہ کہ ہم پرانے زمانے کے جو Concepts ہیں کہ ہم جائیں جی گورنر جنرل کو یہ اختیار دیا جائے (تالیاں) اور وائسرائے کو اختیار دیا جائے، یہ تو اس ہاؤس کو اختیار ہے اور اس ہاؤس سے یہ اختیار نہ لیا جائے۔ ہم اس کی مخالفت کریں گے اور بھرپور مخالفت کریں گے۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> پوائنٹ آف آرڈر۔ سر، میں اس سلسلے میں ایک بات کرنا چاہتا تھا۔

<u>جناب سپیکر:</u> کیا؟

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> شکریہ۔ سر، منسٹر صاحب نے جو بات کی، یہاں پر بات اختیارات کی نہیں ہے اور جیسے عبدالاکبر خان نے کہا کہ اس میں نہایت ہی قباحتیں آ رہی ہیں۔ ہم پولیٹیکل لوگ ہیں اور ہم Easily accessible ہیں۔ پہلے وقتوں میں سر، لوگ ہمارے پاس آ جاتے تھے اور یہ ہوتا تھا کہ Unthinkable ہوتا تھا کہ 'Secrecy' میں کیسے جاؤنگا؟ آج کل 'Secrecy' میں جو آنا جانا لگا ہوتا ہے، وہ ایسا ہوتا ہے کہ وہاں پر کوئی بیٹھک بنی ہوئی ہے اور وہ جو رولز ریگولیشنز تھے، وہ سارے پامال ہو رہے ہیں۔ جب ڈیوٹیاں آتی ہیں تو امتحانوں کیلئے ہمیں Approach کیا جاتا ہے اور ہم بھی ان سے مجبور ہو جاتے ہیں۔ میں فلور آف دی ہاؤس کہہ رہا ہوں کہ اس کو اگر ہم گورنر کو دے دیں تو ایک ہماری جان چھوٹ جائیگی اور باقی جو بورڈوں کے معاملات ہیں، یہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں، وہاں پر نمبر جو ہوتا تھا،

گریس مارک وغیرہ، وہ اتنا مشکل ہوتا تھا اور آج کل بالکل وہاں پر سودا ہوتا ہے۔ ڈیرہ بورڈ کے حوالے سے تو وہاں پر کرپشن کے کیسز سامنے آئے ہیں، Even وزیر اعلیٰ صاحب نے ان میں انکوائریاں بھی Conduct کی ہیں، منسٹر صاحب بھی In picture ہونگے لیکن وہ ان کو روک نہیں سکتے اور ہر ایک جگہ پر وہ کیسے بیٹھیں گے؟ کنٹرولر ہے، وہ تو Easily accessible ہے اور ابھی بھی ایک سیکرٹری صاحب کی سمری کیلئے میں نے ان کو ریکویسٹ کی ہے، ہم پولیٹیکل لوگ ہیں اور جب لوگ آتے ہیں تو ہم انکار نہیں کر سکتے۔ سر، گورنمنٹ کے بھی یہ Interest میں ہوگا کہ اگر ہم دوبارہ یہ گورنر کو دے دیں تاکہ اس غم سے ہماری بھی جان چھوٹ جائے اور یہ جو ایجوکیشن کا معاملہ ہے تاکہ یہ بہتر ہو سکے۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: سر، میں اس سلسلے میں ایک بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس پر میں آپ کو جو ہمارا رول نمبر 80 ہے، اس کو میں ذرا پڑھتا ہوں:

"If a motion for leave to introduce a Bill under rule 77 is opposed, the Speaker, after permitting, if he thinks fit, a brief explanatory statement from the Member who moves and from the Member who opposes the motion, may put the question without further debate", so the question is that leave may be granted to the honourable Member to introduce the NWFP (Amendment of Laws) Bill, 2010? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Noes' have it. Mr. Saqibullah Khan, to please move for the leave of the House to introduce the 'Defence Housing Authority Peshawar (Amendment) Bill, 2010' under rule 77 of the Rules of Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Saqibullah Khan, please.

<u>Mr. Saqibullah Khan Chamkani</u>: Thank you very much, Sir. Mr. Speaker! I request to move for leave to introduce the Defence Housing Authority Peshawar (Amendment) Bill, 2010, under rule 77 in the House.

<u>جناب سپیکر</u>: جی، جناب بشیر بلور صاحب۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: جناب سپیکر صاحب، ښنگه چه دوئ دا خبره اوکړه او دوئ دا خبره هاؤس ته راوسته نو زهٔ دوئ ته خواست کوم چه دا مهربانی اوکړی چه دا د Withdraw کړی ولے چه په ټول پاکستان کښے هم داسے ډیفنس سوسائټو

کبنے داسے څه رولز نشته او که مونږه څه نوی خبره اوکړو نو بیا به خامخا پرابلم جوړیږی۔ زهٔ دوئ ته ریکویسټ کوم چه دا د Withdraw کړی۔

Mr. Speaker: Honourable mover, Saqib Ullah Khan Sahib.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دا ډیفنس هاؤسنگ آتهارټی بل چه دے نو کم ازکم پراونسز نه د دے پاس کول او دا نور چه څومره کارونه دی، په دے زهٔ نه پوهیږم سر، که د ملټری او د ملټری هاؤسنگ خبره ده نو فورتهه شیډول کبنے هغه ډیر زیات صفا دے او هغه فیډرل سبجیکټ دے نو مونږه دا لیجسلیشن کولے نه شو او په دغه باندے په سر کبنے ما امنډمنټ هم راوستے وو نو د هغه امنډمنټ د وجے مونږه وایو چه دا زمونږه سبجیکټ نه دے خو هغه هاؤس کمیټی جوړه شوه او د هغے زهٔ Respect کومه او دا راغلو خو اوس چه دا کوم تاسو د هغے 'بل' کلاز اوګورئ نو په هغے کبنے Acquisition of land دے نو دا Violation دے د Constitution او زهٔ به تاسو ته د Constitution's clauses چه کوم 'Freedom of trade, business, or profession' کبنے دی نو په هغے کبنے تاسو آرټیکل 18 اوګوری سر، نو هغے کبنے په 'سب آرټیکل بی' کبنے یو دے 'Free competition' نو Free competition د پاره ضروری دے چه څومره Entity ده او دا یو دستور جوړ دے ، یو Precedent جوړ دے چه مختلف انسټی ټیوشنز لګیا دی، هغه خپل ویلفیئر د پاره بزنس کوی خو کله هم چه دا بزنس کوی نو It is an entity، د Entity د پاره Free competition ضروری دے۔ زهٔ ځکه غواړمه چه دا Land acquisition ترے اخوا شی چه دا څنګه نور Competition کوی، Fair competition ټولو ته ملاویږی او ټول بزنس کوی۔ دویم سر، که تاسو کله Land acquisition باندے یو زمکه اخلئ نو زهٔ به ستاسو د چغرمټئ مثال ورکړم چه هلته راشی نو هلته کبنے ډیفنس هاؤسنګ سکیم جوړیږی او هغه خلقو ته وائی چه بس دا اوس ما سیکشن اولګولو نو تاسو دا اخوا کړئ نو څه خو د هغوی حق پکار دے کنه۔ سر، د هغه خلقو حق په پکار دے او که نه دے پکار؟ نو ځکه ما وئیل چه ففټی پرسنټ سویلین دغه کړئ خو دے نه بغیر هم زما مشر دے او ریکویسټ ئے اوکړو او زمونږه د هاؤسنګ منسټر ډیر

زیات، زۀ بہ بیا ھم اووایم ہے انتہائی زورآور دے نو زۀ بہ Withdraw کړمہ خو ما خپل یو Protest launch کړو جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn. Thank you.

جناب عبدالاکبر خان: دا خو Withdraw شو نو اوس ریزولیوشنز پاتے دی۔

## قرارداد ہا

جناب سپیکر: ھغہ ریزولیوشنز تہ راځم۔ Dr. Zakir Ulllah Khan to please move his resolution No. 11, in the House.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور پانی کا مسئلہ قومی مسئلہ ہے، لہذا پانی کے اس قومی مسئلے پر قابو پانے کیلئے جہاں تک یہ ممکن ہو، ترجیحی بنیادوں پر ڈیمز تعمیر کیے جائیں تاکہ مستقبل میں ماہرین کی رائے کے مطابق پانی کی ممکنہ کمی اور قحط کے خطرات سے ملک کو بچایا جاسکے اور اس سلسلے میں 'سانام ڈیم' کی تعمیر فوری طور پر شروع کی جائے"۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جی ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Noor Sahar Bibi, to please move her resolution No. 80. in the House.

محترمہ نور سحر: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ 2001 میں سرکاری ملازمین کو ان کے جائز حق سے محروم کر کے سلیکشن گریڈ اور مؤور کی سہولت ختم کر دی گئی تھی، لہذا سلیکشن گریڈ اور مؤور کو فوری طور پر بحال کیا جائے تاکہ سرکاری ملازمین میں پائی جانے والی بے چینی ختم ہو سکے"۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کا مائیک آن کریں۔

وزیر قانون: جی اس پر ہمیں کوئی Objection نہیں ہے اور ہم اسکو سپورٹ کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Adnan Khan Wazir Sahib, to please move his resolution No.175. in the House. Mr. Adnan Khan.

جناب عدنان خان: ڈیرہ مهربانی، سپیکر صاحب۔ دا ریزولیوشن چونکه ما زوړ جمع کړے وو او اوس خو هغه ټائم هم تیر دے خو بهر حال بیا ئے هم پیش کوم۔

"یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وطن عزیز اور بالخصوص صوبہ سرحد اور اس سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات میں امن وامان کی ابتر صورت حال، نیز عسکری آپریشنز سے مقامی آبادی کو غیر یقینی صورتحال کا سامنا ہے جس سے عوام میں اضطراب اور عدم تحفظ پایا جاتا ہے، لہذا اس سلسلے میں جس طرز پر ارکان پارلیمنٹ کو ان کیمرہ بریفنگ دی گئی ہے، اسی طرح کی ایک میٹنگ ارکان صوبائی اسمبلی کیلئے بھی ترتیب دی جائے جس میں تمام وفاقی وصوبائی محکمہ جات کے ذمہ داران اور اراکین اسمبلی کو بریف کریں"۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: In principle we agree, Sir. ویسے یہ تقریباً ختم ہو گئے ہیں اور سارے آپریشنز، بہر حال ہم Agree کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib, to please move his resolution No.201. in the House. Sardar Aurangzeb Khan.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ محکمہ تعلیم میں اے۔ٹی، ٹی۔ٹی، سی۔ٹی اور قاریہ پوسٹوں کیلئے جو انٹرویو لیے جا رہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پلیز، ذرا سیریس ہو جائیں اور یہ ریزولیوشن سن لیں، یہ بہت اہم Matters ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ محکمہ تعلیم میں اے۔ٹی، ٹی۔ٹی، سی۔ٹی اور قاریہ پوسٹوں کیلئے جو انٹرویو لیے جاتے ہیں اور بھرتیاں کی جاتی ہیں تو اس میں سو فیصد یونین کونسل کی بنیاد پر مقامی اساتذہ کو بھرتی کیا جائے جس میں زنانہ امیدواروں کو زیادہ ترجیح دی جائے کیونکہ دور دراز سے بھرتی ہونے والے امیدواران اپنے فرائض صحیح طریقے سے انجام نہیں دے سکتے"۔

جناب سپیکر: ایجوکیشن منسٹر صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سر، اس کو اپوز کرتے ہیں اور وہ اسلئے کہ ہم بالکل میرٹ کی طرف جارہے ہیں اور میرے خیال میں ایجوکیشن میں یہ کوٹہ سسٹم تھوڑا بہت اب بھی ہے تو یہ ہماری کوشش ہے کہ ہم بالکل اوپن میرٹ پر کریں گے اور اسی بنا پر ہم اس کو اپوز کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’.

Voices: ‘Yes’.

Mr. Speaker: Those against it may say ‘No’.

Voices: ‘No’.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، اس پر ہاؤس میں ووٹنگ ہونی چاہیئے-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ سب کا مسئلہ ہے اور پورے ہاؤس کا مسئلہ ہیں۔

جناب سپیکر: دا اوس چیلنج شو کنہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: پورا ہاؤس یہ چاہتا ہے کہ یہ ہو جائے، Otherwise-----

Mr. Speaker: Those who who are in favour of it may stand up before their seats.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی اور قرارداد کے حق میں چودہ ووٹ آئے)

Mr. Speaker: Please sit down. Now those against it may stand up before their seats.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی اور قرارداد کے مخالفت میں چھیالیس ووٹ آئیں)

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it. The resolution is dropped. Syed Qalb-e-Hassan, Not present, withdrawn. Next, Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his resolution No.319. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ۔ جناب سپیکر، "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ یونین کونسل سم الہی منگ، ضلع مانسہرہ کے موضع 'تمباہ میرہ' کا نام تبدیل کر کے 'میرہ سواتی آباد' رکھا جائے"۔

جناب سپیکر، یہ جو علاقے ہیں تو یہ اس کے پرانے نام ہیں اور انکی کوئی ایسی پوزیشن ہوتی ہے کہ بعض اوقات کسی سکھ یا کسی ہندو کے نام سے ہیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Kindly تھوڑا سا سیریس ہو جائیں تاکہ، یہ اہم Matters ہو رہے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: آپ سے گزارش ہے اور حکومت والوں سے کہ اس کے، یہ ہمارا حلقہ ہے تو اس میں ہمارے ساتھ تعاون کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: اگر یہ ان کا حلقہ ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہم سپورٹ کرتے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye'.

Voices: 'Yes'.

Mr. Speaker: Those against it may say 'No'.

Voices: 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority.

مفتی کفایت اللہ: سر، یہ Majority نہیں ہے، یہ تو Unanimous ہے سر۔

جناب سپیکر: یو آواز د 'No' راغلو۔

مفتی کفایت اللہ: آواز نہ دے راغلے جی، دا خو Unanimous دے جی۔

آوازیں: Repeat کریں۔

جناب سپیکر: یہ موشن میں دوبارہ Repeat کرتا ہوں اور آپ باتیں ذرا کم کریں۔ جی آپس میں یہ 'منی اسمبلی' ختم کریں اور یا میں ہاؤس کو Adjourn کرتا ہوں۔ یہ آپ کا پرائیوٹ ممبرز ڈے ہے تو اس میں کم از کم سیریس بیٹھیں اور آپ کا سبجیکٹ اور آپ کے Matters ڈسکس ہو رہے ہیں۔

The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Muhammad Zahir Shah Sahib, to please move his resolution No. 326.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ۔ سپیکر صاحب، "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ واپڈا، بشام میں خان خوڑ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کا سارا پانی ایک لمبی ٹنل کے ذریعے چینی حکومت کے تعاون سے دوسری طرف لے جا کر بجلی پیدا کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے جس کی وجہ سے آبی زمینیں بنجر ہو جائیں گی اور لوگوں کا صدیوں پرانا ذریعہ معاش پن چکیاں ختم ہو جائیں گی اور ساتھ ہی بشام ٹاؤن کو پینے کا پانی جو مذکورہ خوڑ سے حاصل ہو رہا ہے تو یہ بند ہو جائے گا اور بند ہو چکا ہے، لہذا واپڈا فوری طور پر بشام ٹاون کو پینے کا پانی فراہم کرنے کیلئے متبادل بندوبست کرے اور اس پراجیکٹ سے مقامی لوگوں کو روزگار فراہم کرے اور لوگوں کے نقصانات پورا کرنے کیلئے مناسب معاوضہ دیا جائے"۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جی سپورٹ کرتے ہیں، ان کو سپورٹ کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Good. The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

Mr. Muhammad Zahir Shah Khan: Thank you, Sir.

Mr. Speaker: Sardar Shamoonyar Khan to please move his resolution No. 328.

سردار شمعون یار خان: شکریہ۔ "جناب سپیکر، یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع ایبٹ آباد اور اس کے ملحقہ پہاڑی علاقے جن میں حلقہ ہائے پی ایف 44، حلقہ پی ایف 45، حلقہ پی ایف 46، حلقہ پی ایف 47 اور حلقہ پی ایف 48 شامل ہیں، قدرتی حسن سے مالامال ہیں لیکن اس ترقی کے دور میں بھی گیس جیسی بنیادی سہولت سے تاحال محروم ہیں لہذا حکومت قدرتی حسن کو بچانے کیلئے ان علاقوں کو گیس فراہم کرنے کیلئے اقدامات کرے"۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ سائڈ سے جی، ٹریژری بنچز سے؟ جی لاء منسٹر صاحب کا مائیک آن کریں۔

وزیر قانون: جی، ہم سپورت کرتے ہیں۔

Mr. Speaker; The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Saqibullah Khan, to please move his resolution No. 341 in the House.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا سر، دا سے کار دے چہ د جی ټی روډ د پاسه او هر یو ورځ څه نه څه غورځیږي په ګاډو باندے هم او په 'کمپیوټرز' باندے هم۔

"This August House strongly recommends to Provincial Government to recommend to Federal Government, to make it ensure the completion of Northern by-pass interchange at Chamkani, Peshawar. Due to slow pace of work the interchange has become dangerous for the commuters of G.T Road passing underneath every day. The work of interchange was supposed to complete four years back yet it still remains incomplete and dangerous".

ډیره مهربانی جناب سپیکر، دا 2007 کښے، 2003 کښے او په 2004 کښے پکار وو چہ پوره شوے وے جی خو اوسه پورے کار نه دے شوے۔ ریزولیوشن هم او شو جی او هلته ډیر کار دے او لاندے جی ټی روډ دے او همیشه خلق د ومره ځی چه کله ترے Equipments غورزیږي او یو کس ورکښے مړ شوے هم دے نو سر، پکار ده او فیډرل ګورنمنټ ته زما دا ریکویسټ دے چه دا د زر تر زره او شی۔

جناب سپیکر: جی، رحیم داد خان صاحب۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر، د قرارداد Favour کوؤ خو هسے په ریکارډ راوستو د پاره، د جنوری اکیس تاریخ باندے ایکنک میټنګ کښے نادرن بائی پاس د پاره ایلوکیشن او شو، منظور شو او دغه شان سدرن بائی پاس Widening او Repair د پاره ایکنک ته خبره لاړه او هغے کښے منظوره شوه او ورسره چشمه لفټ بینک کینال د پاره ایکنک کښے دا ټول څه Facility چه کوم وو نو هغوی Consider کړه او دغه شان ورسره ایبټ آباد واټر سپلائی سکیم چه کوم دے نو هغه ایکنک کښے Approve شو نو د ټولو دا خبره وه خو د دوئ قرارداد چه کوم دے او دوئ دلته Early completion د پاره وائی نو مونږه د دوئ Favour کوؤ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، زهٔ یو Clarification کوم-----

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، سر۔ زهٔ یو Clarification کومه جی چه ناردرن بائی پاس د پاره ایلوکیشن شوے دے او ایکنک کښے به ایلوکیشن ضرور شوے وی او دا د انټر چینج خبره ده نو د دے ایلوکیشن هم شوے دے او هر یو شوے دے او دا څلورم پنځم ځل دے چه زهٔ د دے باره کښے وایم۔

جناب سپیکر: اسی پرسنټ کار کمپلیټ دے او هغه ما هم اوکتلو او هغوئ ئے Favour کوی کنه جی۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Engineer Javed Iqbal Taraqai, to please move his resolution No. 352.

انجنیئر جاوید اقبال ترکئی: مہربانی۔ "جناب سپیکر، حکومت نے حال ہی میں ضلع صوابی، تحصیل رزڑ کے قیام کا نوٹیفیکیشن جاری کیا ہے لیکن رزڑ کا صدر مقام یار حسین اس میں شامل نہیں ہے جس کی وجہ سے مقامی لوگوں میں غم و غصہ اور احساس محرومی پایا جاتا ہے، نیز یار حسین کے مقامی لوگوں سے تحصیل لاہور

دور پڑتا ہے جبکہ تحصیل رزڑ صرف آٹھ، نو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ یار حسین کو تحصیل رزڑ میں شامل کیا جائے"۔

سپیکر صاحب، دا اوس چه کوم گورنمنټ نوټیفیکیشن کړے دے Freshly, newly created Tehsil in District Swabi, it's the fourth one جی، دا نوټیفیکیشن شوے دے جی او په فرسټ اکتوبر 2009 باندے په دیکښے شپاړس پټوار سرکلے شته خو یار حسین پکښے نشته جی۔ سپیکرصاحب، زما خبره آورئ جی؟

جناب سپیکر: جی زهٔ آورم۔

انجنیئر جاوید اقبال ترکئی: نو دا د یارحسین خلقو سره ډیر زیاتے دے او یار حسین په صوبه سرحد کښے د ټولو نه غټ کلے دے او Itself it is composed of two union councils، خوا کښے ورسره څلور یونین کونسل نور هم دی نو زهٔ اسمبلئ ته دا ریکویسټ کوم چه دا یار حسین د هم په تحصیل رزړ کښے Include شی جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر فارلاء۔

وزیر قانون: مونږ ته اعتراض نشته او مونږ ه دا سپورټ کوؤ جی۔

انجنیئر جاوید اقبال ترکئی: شکریہ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Shah Hussain Khan to please move his resolution No. 356.

جناب شاہ حسین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر، "یہ اسمبلی جناب محترم وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے ریٹائرڈ کنٹریکٹ افسران کی ملازمت میں مزید توسیع نہ کرنے کے فیصلے کی بھرپور تائید کرتی ہے اور سراہتی ہے کیونکہ کنٹریکٹ افسران کی ملازمت میں مزید توسیع کی وجہ سے محکمہ جات میں دوسرے افسران کو مناسب ترقیاں نہ ملنے کی وجہ سے بھی بے چینی پائی جاتی ہے چونکہ پشاور میں سرکاری ملازمین کے بچوں کو معیاری تعلیم دلوانے کیلئے قائم بنولنٹ پبلک سکول میں عرصہ دراز سے تعینات پرنسپل جن کی عمر 78

سال ہے اور ملازمت کی کنٹریکٹ کی معیاد دس نومبر 2009 کو ختم ہو گئی ہے لیکن مذکورہ سکول سے وہ توقعات پوری نہیں ہو رہی ہیں کیونکہ پرنسپل کی آسامی ایک اہم عہدہ ہے جس کیلئے ایک ذمہ دار اور کل وقتی ماہر تعلیم کی بطور پرنسپل ضرورت ہوتی ہے، لہٰذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ بنوولنٹ پبلک سکول پشاور میں تعلیمی اور انتظامی بہتری لانے کیلئے ایک قابل ماہر تعلیم کی بطور کل وقتی پرنسپل تعیناتی عمل میں لائی جائے تاکہ سرکاری ملازمین کے بچوں کو معیاری تعلیم دلانے کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکے"۔

جناب سپیکر، دیکښے داسے چل دے چه دا عدنان وزیر صاحب اوس تلے وو او هغه د دے کمیټۍ چیئرمین دے او هغه لاړو هلته کښے ئے دوره اوکړه او دوئ چه لاړل نو په هغه سکول کښے ټولے اوبه وے او د سکول هیڅ انتظام نه وو نو دا چه داسے بوډا ګان ناست دی نو دا کار به بیا څوک کوی؟ او ټول تعلیمی معیار په دے Suffer کیږی جی۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: یہ Facts کلیئر نہیں ہیں، میرے خیال میں اسکو تھوڑا ڈیفر کر دیں۔ Next اس میں تو Facts ascertain کر کے پھر آپس میں کر لیں گے، تو اس کو ذرا ڈیفر کر دیں۔

Mr. Speaker: It is deferred. Mailk Tehmash Khan, please. Sardar Aurangzeb Khan, to please move his resolution No. 325.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ۔ جناب سپیکر، "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ فرنٹیئر کانسٹبلری میں سردار برادری اور عباسی برادری کو بھی شامل کریں کیونکہ جب سے فرنٹیئر کانسٹبلری کا قیام عمل میں لایا گیا تو اس وقت سے تمام برادریوں کی الگ الگ پلاٹون تشکیل دی گئی ہیں لیکن سردار برادری اور عباسی برادری کو نظر انداز کیا گیا جو ان برادریوں کے ساتھ سخت ناانصافی ہے"۔

جناب سپیکر: جی، ٹریژری بنچز سے لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: کیا یہ لڑ سکتے ہیں کہ نہیں؟ لڑائی میں تو ٹھیک ہیں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it and the resolution is passed unanimously. Mian Nisar Gul Khan, honourable Minister for Jails and Saqib Ullah Khan Chamkani, to please move their identical resolution in the House, one by one. Mian Nisar Gul Sahib.

Mian Nisar Gul Kakakhel (Minister for Jails): Thank you, Sir. "This Assembly declares the role of MOL Group, MOL Pakistan Oil and Gas Company B.V. highly commendable in completing the installation of Manzalai Central Processing Facility, a gigantic gas producing project, within two years despite the challenging security situation of the Province. This Assembly is also of the opinion that it is a matter of great pride for the Province that gas production of this installation is not only fulfilling the existing energy needs of the Province but also amounts to 13 percent of the current aggregate sales of natural gas to SNGPL and 6 percent to the national scale. If it further enhanced, it would bring additional revenue to the Province in terms of royalty which would in turn contribute accelerated development of NWFP and the whole Country as well. Therefore, this Assembly recommends to the Provincial Government and Government of Pakistan to extend full cooperation to MOL Group in fulfilling their responsibilities with the hope that soon the Country would be able to overcome energy crisis".

Mr. Speaker: Thank you, ji. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. "This Assembly declares the role of MOL Group, MOL Pakistan Oil and Gas Company B.V. highly commendable in completing the installation of Manzalai Central Processing Facility, a gigantic gas producing project, within two years despite the challenging security situation of the Province. This Assembly is also of the opinion that it is a matter of great pride for the Province that gas production of this installation is not only fulfilling the existing energy needs of the Province but also amounts to 13 percent of the current aggregate sales of natural gas to SNGPL and 6 percent to the national scale. If it further enhanced it would bring additional revenue to the Province in terms of royalty which would in turn contribute accelerated development of NWFP and the whole Country as well. Therefore, this Assembly recommends to the

Provincial Government and Government of Pakistan to extend full cooperation to MOL Group in fulfilling their responsibilities with the hope that soon the Country would be able to overcome energy crisis".

جناب سپیکر: شکریه جی، تاسو هم دا پیش کوئ۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، اوس مونږه پکښے امنډمنټس هم پیش کول غواړو۔

جناب سپیکر: اوس خو د امنډمنټ ټائم نه دے جی۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب، تاسو خو ما ته ټائم راکړے دے کنه۔

جناب سپیکر: تاسو خو ما ته Dictation راکوئ نو This is dictation او تاسو اووایئ چه په Favour کښے ئے تاسو یئ کنه؟ بس دوه خبرے پرے اوکړئ۔ گورنمنٹ سائیڈ سے جی، لاء منسٹر صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، ما پرے خبره اونکړه کنه جی۔ تاسو ما ته ټائم راکړئ چه یو دوه خبرے پرے اوکړو۔

جناب سپیکر: په دے باندے او په ریزولیوشن باندے بحثونه نه کیږی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، په ریزولیوشن باندے څوک دغه نه راولی-----

ملک قاسم خان خٹک: شکریه جی۔ یو منټ، زما خبره واوره، بیا تاسو ټول دغه کوئ۔

جناب سپیکر: گوره جی، لږ رولز باندے به چلیږو او تاسو لږ رول نمبر 130 اوگورئ، "Notice of amendment.- If a notice of amendment has not been given two clear days before the day on which it was moved, any Member may object to the moving of the amendment and such objections shall prevail, unless the Speaker, in his discretion"-----

وزیر قانون: جناب سپیکر، تاسو بل راولئ۔ دوئ به بل راوړی جی۔ قاسم خان! تاسو به بل راولئ۔

جناب سپیکر: قاسم خان! آپ نے سپیکر کے Discretionary powers نہیں دیکھے، آپ فی الحال اس پر بولیں کہ آپ اسکی Favour کرتے ہیں؟

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، میں اسکو کلیئر کرنا چاہتا ہوں-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، میں بات کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ضلع کرک کے حقوق کا مسئلہ ہے اور دوسرے اضلاع کا مسئلہ ہے-----

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب! تاسو څه وایئ، مؤور څه وائی؟

وزیر جیل خانہ جات: جناب سپیکر صاحب، زما دا ریکویسټ دے چه ملک قاسم صاحب هم د کرک نه Belong ساتی-----

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب۔

وزیر جیل خانہ جات: ملک قاسم صاحب! تۀ خو یو منټ زما واره کنه۔ سر! تاسو ته وایمه، ملک قاسم هم د کرک نه دے او زۀ وایمه چه د دوئ نامه د هم پکښے راشی او که یو دوه خبرے پرے کیږی نو خیر دے که معمولی څه Changes پکښے کوی نو او د کړی او اوئے لیکئ سر، که څه خبره وی نو په کرک باندے د څه معمولی غوندے خبره اوکړی۔

جناب سپیکر: ستاسو پکښے څه امنډمنټ دے؟ څه امنډمنټ راکړئ جی۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، یہ بہت اہم ریزولیوشن ہے تو میری اس میں امنڈمنٹ یہ ہے کہ اس میں یہ Ensure کر دیں کہ لوکل لوگوں کو روزگار ملے گا اور پچانوے فیصد لوگوں کو آپ باہر سے لائیں اور ہمیں روزگار نہیں دیا جا رہا ہے۔ دوسری میری امنڈمنٹ یہ ہے کہ کرک میں گیس کی ریفائنری کو یقینی بنایا جائے اور اس میں میری یہ امنڈمنٹ ہے کیونکہ جناب والا، مؤور بالکل بے لگام شتر بے مہار ہے اور جو کچھ ضلع کے عوام کر رہے ہیں تو وہ بالکل ظلم ہے اور میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں اس ہاؤس سے کہ اسکو اس میں شامل کیا جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the identical resolution moved by the honorable Minister and honorable Member and amended by another honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution, with amendments, is passed unanimously.

(تالیاں)

جناب سپیکر: شام کی نماز بھی قضاء ہو رہی ہے، آپ کل لے آئیں نا، کرلیں گے خیر ہے۔

## مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, Chairman Standing Committee No 17, on Law and Parliamentary Affairs, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee, regarding N.W.F.P. Provincial Assembly (Powers, Immunities and Privileges) (Amendment) Bill, 2010, already referred to the Committee. Mr. Skindar Hayat Khan Sherpao, please.

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao: Thank you, Mr.Speaker. Sir, I beg to move under sub rule (1) of 185 of the Provincial Assembly of N.W.F.P. Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report on the N.W.F.P. Provincial Assembly (Powers, Immunities and Privileges) (Amendment) Bill, 2010 of the Standing Committee No. 17, on Law and Parliamentary Affairs and Human Rights Department, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension may be granted to honorable Chairman of Standing Committee No.17, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period for presentation of the report is granted.

## قانون و پارلیمانی امور سے متعلق مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpoa, Chairman Standing Committee No. 17, on Law and Parliamentary Affairs, to please present before the House the report of the Committee. Mr. Sikandar Hayat Khan, please.

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpoa: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I beg to move under sub-rule (1) of rule 185, of the Provincial Assembly of N.W.F.P. Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of report of Standing

Committee No. 17, on Parliamentary Affairs and Human Rights Department on the N.W.F.P. Provincial Assembly (Powers, Immunities and Privileges) (Amendment) Bill, 2010, referred on 12th March, 2009, may be extended till date.

Mr. Speaker: It stands presented.

میری گزارش ہے کہ باہر بارش ہو رہی ہے اور پولیس کے جوان انتہائی خراب حالت میں کھڑے ہیں، مجھے بار بار یہ کاغذ آرہے ہیں، چٹیں آرہی ہیں تو Kindly جو کچھ بھی ہو تو آپ کل پر چھوڑ دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جو Amendements ہم نے لائے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاؤس سے پوچھ لیں گے، اگر ہاؤس اجازت دے گا تو سب اور آپ کا اپنا ہاؤس ہے۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till tomorrow at 4.00 p.m. evening. Thank you.

---

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 26 مارچ سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ (الف)

تفصیل بحوالہ نشانزدہ سوال نمبر 693

| نمبر شمار | گرداور/پٹواری | سرکل/حلقہ | تاریخ تعیناتی |
|---|---|---|---|
| 1 | سجاد احمد | نائب آفس قانون گو | 26.12.2006 تاحال |
| 2 | اجمل خان | نائب آفس قانون گو | 17.10.2008 |
| 3 | علام خسرو ممتاز خان | ایکوزیشن | 02.02.2009تاحال |
| 4 | عبدالروف خان | ایکوزیشن | 26.08.2009تاحال |
| 5 | ملک پرویز اقبال | جھنگی | 31.7.2009تاحال |
| 6 | اکمل خان | شیخ البانڈی | 30.8.2008تاحال |
| 7 | چن زیب خان | کاکول | 17.09.2008تاحال |
| 8 | سردار ہمایون | میرپور | 23.5.2009تاحال |
| 9 | عبدالقیوم | ترلوائی | 12.03.2007تاحال |
| 10 | جاوید خان | بانڈی ڈھونڈاں | 22.05.2007تاحال |
| 11 | نثار خان | بانڈ میری | 26.08.2009تاحال |
| 12 | عبدالرشید | چھتری | 30.07.2006تاحال |
| 13 | طاہر فاروق | سلہڈ | 11.08.2009تاحال |
| 14 | گل نواز خان | دہمتوڑ | 7.08.2009تاحال |
| 15 | اظہر مسعود | نواں شہر شمالی | 9.06.2009تاحال |
| 16 | بابر رحمان | نواں شہر شمالی | 10.09.2008تاحال |
| 17 | اسماعیل خان | پادہ | 26.08.2009تاحال |
| 18 | محمد سجاد | ککی | 13.02.2009تاحال |
| 19 | جاوید | دلولہ | 11.08.2009تاحال |
| 20 | اشتیاق خان | لوئی | 23.11.2007تاحال |
| 21 | طارق | بکوٹ | 30.07.2006تاحال |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 22 | محمد الیاس خان | کلمنگ | 10.06.2008 تاحال |
| 23 | ذیشان جدون | پٹن کلاں | 17.04.2007 تاحال |
| 24 | محمد ریاض | نمل | 23.07.2009 تاحال |
| 25 | اورنگزیب | حوایا | 30.07.2006 تاحال |
| 26 | ممتاز خان | بیروٹ خورد | 1.04.2005 تاحال |
| 27 | نواز حسن | ریالہ | 9.08.2004 تاحال |
| 28 | سید اسد علی شاہ | پلک | 9.08.2004 تاحال |
| 29 | شعیب خان | بیروٹ کلاں | 23.11.2007 تاحال |
| 30 | عبدالروف خان | سیالکوٹ | 28.08.2009 تاحال |
| 31 | داود قریشی | کمبل ڈھری | 5.06.2009 تاحال |
| 32 | زمرد خان | شیروان | 09.08.2004 تاحال |
| 33 | محمد شبیر | لکمالہ | 03.06.2007 تاحال |
| 34 | نیاز خان | چمٹی | 29.09.2009 تاحال |
| 35 | عبدالروف | بنڈ گر گوخان | 29.09.2009 تاحال |
| 36 | راشد حمید | جرل | 28.12.2008 تاحال |
| 37 | عبدالقیوم | کوٹھیالہ | 15.12.2008 تاحال |
| 38 | شفقت راز | سہری شر شاہ | 11.08.2009 تاحال |
| 39 | محمد سرور | کاکوٹ | 11.08.2009 تاحال |
| 40 | بابر خان | باگن | 30.06.2006 تاحال |
| 41 | مقبول الرحمان | سربند | 30.07.2007 تاحال |
| 42 | عامر شہزاد | باغ | 01.11.2007 تاحال |
| 43 | محمد صدیق | سیلکوٹ | 11.08.2009 تاحال |
| 44 | حنیف گل | سیر نگل | 23.07.2008 تاحال |
| 45 | ہمایون خان | نمعی میرہ | 1.07.2002 تاحال |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 46 | ناہید گل | ملاجھ | 12.03.2007تاحال |
| 47 | فاروق شاہ | سیر شرقی | 15.11.2006تاحال |
| 48 | سعید اختر | نگری بالا | 30.06.2006تاحال |
| 49 | محمد آفسر | سجوال | 04.11.2006تاحال |
| 50 | اخلاق احمد | سیر غربی | 14.08.2004تاحال |
| 51 | فیض خان | بکنوتر | 26.11.2008تاحال |
| 52 | دریافت خان | دناہ | 10.08.2006تاحال |
| 53 | عبدالسلام | گوربیتی | 30.07.2006تاحال |
| 54 | افتخار خان | نگری توئیاں | 17.04.2007تاحال |
| 55 | عادل خان | لورہ | 01.04.2007تاحال |
| 56 | جعفر شاہ | راہی | 01.07.2007تاحال |
| 57 | سردار سیف الرحمان | گمبیر | 30.07.2006تاحال |
| 58 | سردار یعقوب | ڈنڈنورال | 10.08.2004تاحال |
| 59 | سردار فیاض | ستوڑا | 30.08.2006تاحال |
| 60 | ایاز خان | ریالہ | 18.02.2006تاحال |
| 61 | خالد حسن | ناڑہ | 25.05.2009تاحال |
| 62 | محمد شفیق | سجیکوٹ | 4.04.2007تاحال |
| 63 | علی اکبر | لنگڑیال | 30.07.2006تاحال |
| 64 | محمد بنارس | مجوباں | 18.10.2008تاحال |
| 65 | سردار بنارس | حویلیاں | 01.11.2007تاحال |
| 66 | اسلم خان | جھنگڑا | 01.12.2008تاحال |
| 67 | شاہد خان | گڑھی پھگراں | 30.07.2006تاحال |
| 68 | نثار خان | بانڈی عطائی | 31.12.2004تاحال |
| 69 | چمن افسر خان | رجوعیہ | 31,05.2007تاحال |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 25.05.2009تاحال | لنگرا | سردار جہانگیر | 70 |
| 10.09.2008تاحال | نلگی | حاجی محمد سعید | 71 |
| 30.07.2006تاحال | چمیڈ | اختر نواز خان | 72 |
| 26.08.2009تاحال | کوکل | محبوب | 73 |
| 27.06.2009تاحال | T.R.A | ایاز خان | 74 |
| 02YEAR | رخت | سردار خورشید انور | 75 |

ضمیمہ (ب) بحوالہ سوال نمبر 270

| | پی ایس ڈی پی ورک "ریہیبلٹیشن آف ایریگیشن سسٹم ان این ڈبلیو ایف پی" | پی ایس ڈی پی ورک "لائننگ آف ایریگیشن چینلز این ڈبلیو ایف۔پی" | پراونشل اے ڈی پی | نان اے ڈی پی | ڈیرہ | ٹوٹل |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 2001-2002 | - | - | - | 7558630 | - | 7558630 |
| 2002-2003 | - | - | 746972 | 7679930 | - | 8426902 |
| 2003 - 2004 | - | - | 9120998 | 17337058 | - | 26458056 |
| 2004 - 2005 | - | - | 18286383 | 6544774 | - | 24831157 |
| 2005-2006 | - | 45899447 | 33035113 | 13348453 | - | 92283013 |
| 2006-2007 | 63643612 | 58848952 | 31908625 | 23625937 | - | 178027126 |
| 2007-2008 | 120321173 | 59931957 | 52877124 | 14081754 | - | 247212008 |
| ٹوٹل | 183964785 | 164680356 | 145975215 | 90176536 | - | 584796892 |